REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD. NO. P. 67.

لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد — ۲۲
ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شمارہ — ۱۶
شرح چندہ
سالانہ ۔ روپے
ششماہی ۔ روپے
ممالک غیر ۲ روپے
فی پرچہ ۲۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۹۳ھ ۱۹ شہادت ۱۳۵۲ ہش ۱۹ اپریل ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت کمزور ہے احباب دعائے صحت کریں۔

★ — محترم سید داؤد احمد صاحب تاحال راولپنڈی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب کرام محترم سید صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۷ شہادت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کل مورخہ ۱۸ اپریل کو رانچی کی کانفرنس میں شرکت کے لئے قادیان سے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر رہے اور احمدیہ کانفرنس رانچی کو کامیاب بنائے اور بہترین نتائج برآمد فرمائے آمین۔

★ — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلسِ مشاورت کا ربوہ میں شاندار انعقاد!

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کیلئے ایک کروڑ ۶۷ لاکھ روپے کے بجٹ کی منظوری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت ایمان افروز اور بیش قیمتی نصائح

دار الہجرۃ ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلسِ مشاورت نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہو کر ختم ہو گئی۔ یہ مشاورت ۳۰ مارچ کو شروع ہوئی اور یکم اپریل تک جاری رہی۔ اس مجلس کی رپورٹ کا خلاصہ قارئین بدر کے ازدیادِ ایمان کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ربوہ ۳۰ امان۔ جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلسِ مشاورت ۳۰ مارچ بروز جمعۃ المبارک ۴½ بجے سہ پہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوانِ محمود" میں شروع ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اجتماعی دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا جس کے بعد ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اس موقع پر حضور انور نے قرآن مجید کے حکم شاورھم کے ماتحت نمائندگان کرام کو اپنے مشورے پیش کرنے کے سلسلہ میں بعض ضروری اور اہم ہدایات سے نوازا۔

اس مشاورت میں غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے متعدد اہم تنظیمی تبلیغی اور تربیتی تجاویز پر غور کیا گیا۔ جماعت کی تین مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال ۱۹۷۳-۷۴ء کے بجٹ ہائے آمد و خرچ منظور ہوئے جو مجموعی طور پر ایک کروڑ ۶۷ لاکھ باون ہزار روپے پر مشتمل ہے۔

اجتماعی دعاؤں کے علاوہ جو سب سے بڑی اور اہم ترین نعمت نمائندگان کرام کو حاصل ہوئی وہ خلیفۂ وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش اور ایمان افروز ارشادات تھے جو انہیں مختلف مواقع پر سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مجلسِ مشاورت کے چاروں اجلاس حضور انور کی صدارت میں منعقد ہوئے جن میں حضور نے تمام حاضرین کو اپنی بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا۔

حسبِ سابق امسال بھی ملک کے طول و عرض سے جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندگان بصد ذوق و شوق اس میں شامل ہوئے۔ نمائندگان کے علاوہ چھ صد سے زائد مہمان بھی بیرونی جماعتوں سے مشاورت کی کارروائی سننے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مقامی احباب کی تعداد ان کے علاوہ تھی۔ مستورات کے لئے ایوانِ محمود کی گیلری میں برعایتِ پردہ انتظام تھا۔ چنانچہ وہ بھی التزام کے ساتھ کارروائی سننے کے لئے آتی رہیں۔ شوریٰ کے اجلاسوں میں محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب کو حضور کے زیرِ ارشاد صدارت کے فرائض کی انجام دہی میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے چار بجے سہ پہر بذریعہ کار ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ جملہ نمائندگان نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ کرسئ صدارت پر حضور کے رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کہ حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ شوریٰ کا ایک رکوع تلاوت فرمایا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

اجتماعی دعا کے بعد سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مرزا عبد الحق صاحب حضور کا ہاتھ بٹانے کے لئے سٹیج پر تشریف لے آئے۔ حضور نے ایجنڈا ملاحظہ فرمانے کے بعد فرمایا کہ اس کی تجویز ۱ چونکہ میں منظور کرنے کا ایک گذشتہ خطبہ جمعہ میں اعلان کر چکا ہوں اس لئے اس پر اب کسی سب کمیٹی کو غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(باقی ص۱۱ پر)

مدینۃ المسیح قادیان میں

واردین و صادرین

قادیان میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور دعا کی غرض سے حسب ذیل احباب تشریف لائے اور حسبِ گنجائش چند روز قادیان میں قیام فرمانے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ ان سب کے یہاں آنے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق ہر بار پوری ہو کر مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی۔

(۱) — محترمہ شمسہ صغیر صاحبہ مع اپنے بیٹے عزیز سید ناصر احمد صاحب متعلم بی۔ایس۔سی اور دو بیٹیوں کے لنڈن سے بتاریخ ۵ اپریل قادیان تشریف لائیں۔ اور ۱۱ اپریل کو واپس لنڈن کے لئے روانہ ہو گئیں۔

(۲) — مکرم سید جمیل صاحب مع اہل و عیال بھاگلپور (بہار) سے بتاریخ ۴ اپریل تشریف لائے اور ۱۲ اپریل کو واپس اپنے وطن روانہ ہو گئے۔

(۳) — مکرم مولانا عبد الحنان صاحب عبقری مع اپنے بھتیجے مکرم مولوی عبد المطلب صاحب کلکتہ سے بتاریخ ۴ اپریل تشریف لائے اور تا اشاعت قادیان میں قیام فرما ہیں۔

(۴) — مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاڑی پورہ (کشمیر) سے بتاریخ ۵ اپریل زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے اور ۱۶ اپریل کو واپس اپنے وطن تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ جملہ واردین و صادرین کی نیک تمنائیں پوری کرے اور ان کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے، قادیان کی برکات سے متمتع فرمائے اور سب کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔

اللّٰھم آمین

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رامآرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ شہادت ۱۳۵۲ ہش

وہ دیکھیے! ــــ منزل کے نشان

پہلے آیئے! تھوڑی دیر کے لئے ان پُرہول دردناک اور کلیجہ شق کر دینے والے مناظر کا نظارہ کیجئے۔ جو پچاسی سال سے رونما ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ہر اس ناکردہ گناہ کو پیش آئے جس نے مامورِ زمانہ کو شناخت کر کے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور احمدی کہلایا۔ کتنا بڑا ناقابلِ معافی گناہ سمجھا گیا۔ اس امر کو کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ جمالی پر ایمان لا کر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا نقیب بنا!

یہ ایک قبرستان ہے۔ کل شام اس میں ایک میت دفنائی گئی تھی۔ آج صبح وہ قبر کے باہر ننگی پڑی ہوئی ہے۔ گدھ اور کوّے اور کتے اس کی بوٹیاں نوچ رہے ہیں۔ ـــــ کس جرم کی پاداش میں اُسے قبر سے باہر پھینکا گیا؟ اس لئے کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام مسیح موعودؑ پر ایمان لایا تھا ــ!

یہ ایک مسجد کے صحن کا بیرونی دروازہ ہے جس کی پیشانی پر جلی قلم سے لکھا ہے:ــ

"کسی قادیانی کو یہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے ــ!"

کیوں اجازت نہیں ہے؟ صرف اسی لئے کہ قادیان کے احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور سربلندی اب احمدیت سے وابستہ ہے۔ وہ صرف کہتے ہی نہیں بلکہ جان و دل سے اس کیلئے کوشاں بھی ہیں۔

اس نوجوان کو دیکھئے! اک کہنہ کسی اس کے چہرے پر بول رہی ہے۔ یہ اپنا تاریک مستقبل اپنی جھولی میں ڈالے مظلومیت کی داستان زبانِ حال سے سُناتا جا رہا ہے۔ اسے اس کے باپ نے عاق کر کے محروم الارث کر دیا ہے ــــ کیوں؟ ــــ اس لئے کہ یہ چودھویں صدی کے امامِ ربانی پر ایمان لایا تھا۔

یہ عظیم المرتبت انسان کہ بشرے پر غور کے نشانات ہویدا ہیں۔ ایمان کی حرارت سے چہرہ گلنار ہے۔ شرعی ریشِ مبارک سینے کو چھو رہی ہے۔ ہونٹوں پر ذکرِ الٰہی ہے۔ نورانی چہرے پر ایک سکون ہے۔ مومنانہ سکون! مگر یہ کیا؟ ـــــ کمر تک اسے زمین میں گاڑ دیا گیا ہے، ہزاروں کا مجمع اسے گھیرے ہوئے ہے وہ دیکھو ایک بُت پرست بے رحم انسان نے اسے پتھر مار کر زخمی کر دیا ہے۔ اب چاروں طرف سے پتھر برس رہے ہیں۔ ان کے لب بدستور ذکرِ الٰہی میں مصروف ہیں۔ ہزاروں ہزار پتھر برسے ہیں۔ اور کا رشتۂ جسم و جان منقطع ہو چکا ہے۔ اور روح آسمانوں کی طرف پرواز کر رہی ہے۔ یہ کہتی ہوئی کہ میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ کامیابی کی یہی راہ ہے ـــــ آخر اسے کیوں سنگسار کیا گیا؟ ـــــ وہ مسیحِ دوراں پر ایمان لایا تھا!

قربان جائیں اس محکم اور غیر متزلزل یقین پر جو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادوں کو عطا فرماتا ہے۔ اور وہ دنیا کے طوفانوں کے سامنے مضبوط چٹان کی طرح ڈٹ جاتے ہیں اور طوفان اپنا سر پھوڑ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں بھی ایسے تمام واقعات و مناظر آتے رہے۔ اور یقیناً آپ کو روحی تکلیف ہوتی۔ اور آپ نے دعائیں بھی کیں۔ مگر وہ چیز جو کسی روحانی جماعت کے پاؤں کو ثبات عطا فرمایا کرتی ہے وہ خدائی وعدے ہوتے ہیں جو آسمان سے ایک تعلق کے نتیجہ میں فرستادگانِ الٰہی کے ذریعہ ملتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کو یہ مژدہ سنایا کہ:ــ

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔" (الوصیت)

خدا کے ہاتھ کا بیج ہو اور خدا کے حکم سے زمین میں بویا گیا ہو۔ اور اس کے پھلنے پھولنے کا وعدہ خدا کی طرف سے دیا گیا ہو۔ تو اس کے ایک بڑا درخت بن جانے میں دنیا کی کونسی طاقت روک بن سکتی ہے؟ دنیا کی طاقتیں واقعی پورے جوش و خروش سے اُٹھیں اور انہوں نے اس بیج کو فنا کر دینے کے لئے پورا زور لگایا۔ بڑی بڑی شخصیتیں احمدیت کو منصۂ شہود سے مٹا دینے کے دعووں کے ساتھ حملہ آور ہوئیں۔ لیکن خدا کے حکم سے زمین میں بویا گیا بیج بڑھتا اور پھلتا پھولتا رہا۔

اور آخر یہ ہے اس جماعت، جو ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے مردانہ وار گزرتی ہوئی اور اپنی قربانیوں سے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے سامان کرتی ہوئی مجنونانہ وار اپنی منزل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی تائید و نصرت کو جذب کرتی ہوئی اس مقام تک پہنچ چکی ہے کہ اب دنیا کی نگاہیں اس پر سے پھسل نہیں جاتیں بلکہ اس پر ٹک جاتی ہیں۔

تقسیمِ ملک کے وقت بالعموم جماعت کی تعداد کا اندازہ ۲۵ لاکھ کیا جاتا تھا اور سالانہ بجٹ قریباً پچاس لاکھ تھا۔ ان گذشتہ ۲۵ سالوں میں باوجود اس کے کہ اسے بے شمار امتحانوں اور ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑا۔ اس نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ ہر ابتلاء کے بعد اس کے قدموں میں تیزی آتی چلی گئی۔ اور آج ہم بدر کے اسی پرچہ میں مجلسِ مشاورت ربوہ کے نتیجہ میں یہ ایمان افروز مژدہ سُننے کے قابل ہوئے ہیں۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے جماعت کی تعداد اور جماعت کا بجٹ بڑی ہی متوازن رفتار سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک طرف جماعت کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے اور دوسری طرف اس کا بجٹ دو کروڑ کی سرحد سے آگے بڑھ گیا ہے۔ اور آج ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے سجدوں کے لئے جھک رہے ہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مردم شماری کروائی تھی۔ مردم شماری کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم خوشی کے نعرے لگاتے ہوئے حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بصد مسرت عرض کیا یا رسول اللہ! اب دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں مٹا نہیں سکتی۔ ہماری تعداد سات سو ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس سات سو کی تعداد میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ لیکن ان صحابہؓ کے ایمانوں کی عظمت کا اندازہ لگائیے جو سات سو کی تعداد ہونے پر اس یقین پر قائم تھے کہ اب دنیا کی کوئی طاقت انہیں مٹا نہیں سکتی ـــ! یہی وہ یقین و ایمان تھا جس نے ان قابلِ صد احترام صحابہؓ کی بے بال و پر کو قوتِ پروازِ علا کی اور وہ طوفانوں کے تھپیڑے کھاتے ہوئے اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔

آج خدا کے فضل سے ہماری جماعت بھی رسولِ عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جُوا اپنی گردنوں پر ڈالے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ایک کروڑ کی تعداد اور سوا دو کروڑ سے زائد بجٹ ایک ایسا رُوح افزا مژدہ ہے کہ اس کے قدموں میں اور بھی تیزی پیدا کر دے گا۔ گو ابھی ہماری راہ میں ابتلاؤں کے عفریت منہ کھولے کھڑے ہیں۔ لیکن ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ ہمارے سروں پر خدا کا ہاتھ ہے۔ اور جس کے سر پر خدا کا ہاتھ ہے اُسے کون دُنیا سے مٹا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ہاتھ سے بوئے ہوئے بیج کو اب قریہ بہ قریہ اور ملک بہ ملک بکھیر دیا ہے۔ اور دنیا کے اکثر ممالک میں ہماری جڑیں مضبوطی کے ساتھ زمین کے پاتال میں گڑ چکی ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کو یہ حق ہے کہ خوشی سے اُچھلے کہ منزل کے نشان اب نگاہوں کی زد میں آ رہے ہیں۔ آپ صبر و ضبط اور نظم و اتحاد کے ساتھ خلافتِ حقہ کے ساتھ دل و جان سے منسلک رہ کر اور اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ کر قربانیوں کی راہ پر گامزن رہیں۔ اور یاد رکھیں کہ ہر ترقی مزید قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور تاریخِ اُمم بتاتی ہے کہ ترقی کی بلندیوں پر چڑھنے کے لئے قربانیوں کو سیڑھیاں بنانا پڑتا ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ آپ اب اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بھی بلند کر دیں۔

ابتداء کی سطور میں جو مناظر بیان کئے گئے ہیں یہی وہ خون سے لکھے ہوئے رنگین فسانے تھے جنہوں نے ہماری جماعت کی تاریخ کو جلا بخشی۔ اسی خونِ ناحق نے ہمیں سرخروئی بخشی۔ اور انہی مظلوموں اور شہداء کی روحوں نے ہمیں درازیٔ عمر عطا کی ہے۔ انبیاء کی جماعتیں ایسے ہی طوفانوں میں سے گزر کر بامِ عروج تک پہنچا کرتی ہیں۔ ممکن ہے ابھی بہت سے ابتلاء راہ میں ہوں۔ ثابت قدم رہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:ــ

"وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (اَلوَصِیّۃ)

(ف۔ ا۔ گ)

○

اعلانِ نکاح

۱۶ شہادت (اپریل) کو مسجد اقصیٰ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کے درمیان حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے برادرِ عزیز ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد ایم۔ ڈی۔ ساکن پورٹ لینڈ امریکہ کا نکاح عزیزی صدیقہ الٰہ دین بنت محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب ساکن سکندر آباد دکن (آندھرا) سے بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ آج سیرت النبی صلعم کا مبارک جلسہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی آخری تقریر تھی۔ اپنی تقریر سے قبل آپ نے اعلانِ نکاح فرمایا۔ آپ نے فرمایا عزیزہ صدیقہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحبؓ سکندر آباد کی پوتی اور محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب ایم۔ اے کی بیٹی ہے۔ اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ یہ لڑکی نہایت مخلص اور دیندار اور دُعا گو ہے۔ اور اپنے دادا حضرت سیٹھ صاحبؓ کے رنگ میں رنگین ہے۔ ادھر ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد بھی ایک مخلص اور دیندار احمدی ہیں۔ جو اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ اور امریکہ میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اور عزیزی صدیقہ کے والدین کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں دُعاؤں اور مشورہ کی درخواست کی گئی تھی اور حضور کے مشورہ کے بعد یہ نکاح طے پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دُعا کروائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ازراہِ کرم اس نکاح کے بہت ہی بابرکت اور ثمر ور ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ (خاکسار فیض احمد گجراتی درویش قادیان)

خطبہ جمعہ

میں اللہ کے نام پر احمدی ڈاکٹروں کو یہ آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کیلئے پیش کریں

تین ماہ کے اندر اندر آٹھ دس ڈاکٹروں کے نام میرے پاس پہنچ جانے چاہئیں، ان ڈاکٹروں کی ہمیں فوری ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کے بڑے اچھے نتائج نکال رہا ہے اور اس طرح ہماری خوشیوں کے سامان پیدا ہو رہے ہیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ رامان ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۳ رمارچ ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں ۱۹۷۰ء میں جب مغربی افریقہ کے دورہ پر گیا تو اس وقت مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ظاہر ہوا تھا کہ کم از کم

ایک لاکھ پونڈ

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں بنی نوع انسان کی خدمت کے مختلف منصوبوں پر خرچ کروں۔ یہ بھی دراصل خدمتِ اسلام ہی ہے۔ کیونکہ اسلام کے حکم اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہی انسان انسان کی علیٰ وجہ البصیرت خدمت کر سکتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کے مطابق جماعت نے اس مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال میں بڑی برکت ڈالی۔ چنانچہ کئی لاکھ پونڈ یا مل گئے یا بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سکیم کو چلانے کے لئے مال بھی دیا اور کام کرنے کے لئے آدمی بھی دیئے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اب بھی حسب ضرورت اور دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کمزور اور دُنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت کی بے لوث خدمات کو اپنے فضل اور رحم سے قبول بھی فرمائے گا۔ اور حسناتِ دارین بھی عطا فرمائے گا۔

یہ ۱۹۷۰ء کی گرمیوں کی بات ہے۔ ابھی تین سال پورے نہیں ہوئے مگر جیسا کہ میں گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بتا چکا ہوں، اللہ تعالیٰ نے

ہماری حقیر مساعی

میں برکتیں ڈالیں۔ اور رحمتوں کی بارشیں برسائیں۔ پھر اس کے بعد بھی وہ خدا جو غیر محدود خزانوں کا مالک ہے۔ اپنی رحمتوں کے خزانہ سے ہم پر بے انتہا فضل اور برکتیں نازل کر رہا ہے۔

تاہم جماعت احمدیہ کو یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم وہاں پیسہ کمانے کے لئے نہیں بلکہ اہلِ افریقہ کی خدمت کرنے کے لئے گئے ہیں گو اللہ تعالیٰ ہمیں پیسے بھی دیتا ہے۔ لیکن وہ بھی انہی پر خرچ کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ شروع میں یہاں سے جو ڈاکٹر اور ٹیچر صاحبان وہاں گئے تھے ان میں سے بعض نے مجھے یہ لکھا کہ یہ لوگ کچھ عرصہ کے بعد ہمارے طبّی مراکز اور کالجوں کو قومی ملکیت میں لے لیں گے۔ اس لئے ان کے نزدیک ہمیں ہسپتالوں اور کالجوں کی عمارتوں پر رقم خرچ نہیں کرنی چاہیئے۔ میں نے اُن کو یہی جواب دیا کہ ہم وہاں ان کی خدمت کے لئے گئے ہیں۔ جس وقت بھی وہ قومیں جس حد تک

طبّی مراکز اور کالج

سنبھالنے کے قابل ہو جائیں گی ہمارے لئے خوشی کا باعث ہوگا۔ اور ہم بشاشت کے ساتھ اُن کو پیش کر دیں گے کہ یہ لو اپنی چیز اور اس کو سنبھالو۔ لہٰذا خرچ کی راہ میں یہ امر میرے لئے روک نہیں بن سکتا۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ نائیجیریا میں نئے دستور کے مطابق موجودہ حکومت نے بارہ صوبے (جن کو وہ امریکہ کی سٹیٹیں کہتے ہیں) بنا دیئے ہیں۔ چھ شمالی صوبے ہیں۔ جن میں بہت بھاری اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ شمالی صوبوں میں شاید ۹۸-۹۹ فی صد مسلمان آباد ہیں۔ چھ صوبے جنوب میں ہیں جن میں بعض جگہوں پر غیر مسلم کچھ زیادہ ہیں۔ اور بعض جگہوں پر وہاں بھی ۴۵-۶۰ فیصد مسلمان آباد ہیں۔ گویا نائیجیریا حقیقتاً ایک مسلمان ملک ہے۔ اُن کی اپنی ایک تاریخ۔ اپنا ایک شاندار ماضی ہے۔ قوموں پر ابتلاء آتے رہتے ہیں۔ نائیجیرین قوم بھی بعض لحاظ سے ایک ابتلاء میں سے گذر رہی ہے۔ لیکن اس وقت جو سربراہِ مملکت ہیں اور جن کا نام یعقوبو گوون ہے وہ دل کے بڑے اچھے ہیں۔ مسلمانوں کا اسی طرح خیال رکھتے ہیں جس طرح عیسائی بھائیوں کا رکھتے ہیں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں کوئی تمیز روا نہیں رکھتے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بڑا پیار کرنے والا دل اور بڑا سمجھدار دماغ عطا فرمایا ہے۔

نائیجیریا کا یہ شمالی حصہ عیسائیت کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پرانے خیالات کی وجہ سے احمدیت کی تبلیغ پر اپنے دروازے بند رکھتا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کانو میں ایک کلینک (اب تو وہ بڑی اچھی عمارت والا ہسپتال بن گیا ہے) کھلوایا۔ کانو نائیجیریا کا ایک صوبہ (سٹیٹ) ہے اور شمال میں واقع ہے۔

حضرت عثمان فودیؒ

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلی صدی میں نائیجیریا کے مجدد تھے اسی شمالی علاقے کے رہنے والے تھے۔ ہر صدی میں بہت سے مجدد ہوتے رہے ہیں۔ یہ بھی اُن میں سے ایک تھے۔ اُن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے اپنے پیارے بندوں کو بشارت دی تھی ان کی پیدائش کے وقت یا اس سے بھی پہلے کہ وہاں ایک مجدد پیدا ہونے والا ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے تجدید دین کا کام شروع کیا تو اُن پر کفر کا فتویٰ بھی لگا۔ وہ واجب القتل بھی قرار دیئے گئے۔ اُن کے خلاف عملاً میان سے تلوار بھی نکالی گئی۔ لیکن چونکہ وہ خدا کے پیارے تھے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اپنی طاقتوں کے تار ہلائے۔ اور ان کو مخالفوں کے ہر شر سے محفوظ رکھا۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ نائیجیریا میں بھی اور اس کے ساتھ کے دوسرے ملکوں میں بھی ان کا اثر و رسوخ بڑھ گیا۔ ان کی وفات کے وقت اُن کے ایک بھائی تھے جو بہت بڑے بزرگ عالم تھے۔ اور بعض بڑی اچھی عربی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ بڑی اچھی عربی لکھنے والے تھے۔ میں نے خود ان کی بعض کتابیں پڑھی ہیں۔ کچھ تو نایاب تھیں حال ہی میں ان کی دوبارہ اشاعت ہوئی ہے جن میں سے کچھ ہمیں یہاں مل گئی ہیں۔ بعض کی تلاش ہو رہی ہے۔ غرض وہ بڑے سمجھدار، دینی تفقہ اور روحانی فراست رکھنے والے بزرگ تھے۔ حضرت عثمان فودیؒ کے ایک لڑکے تھے جن کا نام محمد بن عثمان تھا۔ یہ بھی بڑے عالم اور متقی انسان تھے۔ حضرت عثمان فودیؒ نے اپنی وفات سے قبل وہ علاقہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے ہاتھ پر غلبۂ اسلام کے لئے فتح ہوا تھا۔ اس وقت کے جغرافیہ کے لحاظ سے اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا (بعد میں بعض جغرافیائی تبدیلیاں بھی ہوتی رہی ہیں) ایک حصہ سیاسی لحاظ سے اپنے بھائی کو دیا اور ایک حصہ اپنے بیٹے محمد بن عثمان کو دیا تھا۔ یہ اُن کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ بھی بنے اور امیر المومنین کے لقب سے معروف ہوئے۔ حضرت عثمان فودیؒ کا ایک اور بیٹا بھی تھا جو ان کی وفات کے وقت چھوٹا تھا۔ شاید اسی لئے ان کی مہماتِ دینیہ یعنی جہاد اور اشاعتِ اسلام اور احیائے سنّت کے لئے ان کی جو کوششیں تھیں۔ اُن میں اس چھوٹے بیٹے کا نام نہیں لیکن جب بعد میں وہ بڑے ہوئے تو

ایک تہائی حصہ

اُن کے تصرف میں آیا۔ چنانچہ اس چھوٹے بیٹے کے علاقہ کا ایک حصہ کانو کے صوبہ میں شامل ہے جس میں اس کی نسل آباد ہے۔ اس وقت بھی ان کا مذہبی اثر و رسوخ بہت ہے۔ حضرت عثمان فودیؒ کے جو بیٹے خلیفہ بنے تھے یعنی محمد بن عثمان ان کا جو علاقہ اور صوبہ ہے اس کو سکوتو کہتے ہیں۔ ان کی نسل کے دینی رہنما سلطان آف سکوتو کہلاتے ہیں۔ اور کانو والے امیر آف کانو کہلاتے ہیں۔

سکوتو کا صوبہ ہم سے دُور دُور رہتا تھا۔ اب دیکھیں خدا تعالیٰ کی شان، وہ کتنا فضل کرنے والا ہے۔ میں مصلحتاً کسی کا نام نہیں لیتا اور نہ ان کے عہدے بتاؤں گا [illegible] جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے کس [illegible] کے باوجود احمدیت کی اشا[illegible]

پیدا کئے۔ ایک تو اس طرح کہ سکوتو کے جو باشندے تجارت یا دوسرے کاموں کے سلسلہ میں نائیجیریا کے دوسرے حصوں میں یا غیر ممالک کو چلے گئے تھے ان میں سے بہت سے خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گئے۔ پھر ان میں سے بہت سارے خاندان اپنے وطن واپس آ گئے اور کچھ اس طرح کہ سکوتو کے بعض بچے ایسے سکولوں میں پڑھے جہاں احمدی کام کر رہے تھے یا سکول کے علاوہ ہمارے احمدی دوستوں سے انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ اور وہ بچپن میں احمدی ہو گئے۔ چنانچہ اب جبکہ یکدم تبلیغ کا دروازہ کھلا تو پتہ لگا کہ یہاں تو پہلے سے احمدی موجود ہیں۔ پہلے تو اس علاقہ میں کسی احمدی مبلغ کے لئے شاید تقریر کرنا بھی مشکل ہوتا ہوگا۔ لیکن اب حالات بدل گئے اور یہ حالات اس طرح بدلے۔ اور ہماری تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس طرح دروازہ کھولا کہ جب میں ۱۹۷۰ء کے مغربی افریقہ کے دورہ میں نائیجیریا میں تھا تو ایک دن ریڈیو پر یہ خبر آئی کہ سکوتو کے گورنر فاروق کابینہ کے اجلاس میں شمولیت کے لئے (آٹھ نو سو میل دور اپنی سٹیٹ سے) آئے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر صحافیوں کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ

سکوتو کی ریاست

تعلیم میں بہت پیچھے ہے۔ اس لئے انہوں نے تعلیمی محاذ پر اپنی ریاست میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے اور وہ اُمید رکھتے ہیں کہ لوگ ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہمیں تو سفر میں بڑی مصروفیت رہتی تھی۔ اس لئے کبھی ریڈیو کی خبریں سنتے تھے اور کبھی نہیں سنتے تھے۔ لیکن خدا نے یہ خبر سنانی تھی اس لئے اتفاقاً یہ خبر سن لی۔ میں نے صبح سویرے ایک افریقن احمدی بھائی کو ان کے پاس بھجا کہ میری طرف سے ان سے کہو کہ اس طرح ریڈیو پر ہم نے یہ خبر سنی ہے کہ آپ نے اپنے صوبہ میں تعلیمی محاذ پر ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔ میں آپ کے صوبہ میں چار سکول کھولنے کی پیشکش کرتا ہوں۔ دو لڑکیوں اور دو لڑکوں کے لئے۔ آپ ہم سے تعاون کریں تو انشاء اللہ جلدی کھل جائیں گے۔ اور ہم دو باتوں میں تعاون چاہتے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ ہمیں سکولوں کے لئے زمین دیں کیونکہ ہم پاکستان سے زمین نہیں لا سکتے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے اساتذہ کے ٹھہرنے کا اجازت نامہ دیں۔ اس کے بغیر وہ ٹھہر نہیں سکتے۔ چنانچہ وہ اس پیشکش کو سن کر بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میں پورا تعاون کروں گا۔ بعد میں انہوں نے ہمارے ساتھ واقعی تعاون بھی کیا۔ دو سکولوں کے لئے غالباً چالیس چالیس ایکڑ زمین دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دو سکول کھل چکے ہیں جن [illegible] ائی کلاسز شروع [illegible]

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے یہ سنہ ء کی بات ہے۔ ابھی پونے تین سال ہی ہوئے ہیں کہ پچھلے سال وفاقی حکومت نے فیصلہ کیا کہ سارے سکول قومی ملکیت میں لے لئے جائیں۔ اور ان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ اور اگر باہر کے اساتذہ رہنا چاہیں تو ان کو رکھ لیا جائے۔ نیز یہ کہ ہر ریاست اپنے حالات کے مطابق اس سکیم پر عمل کرے چنانچہ سکوتو نے سب سے پہلے سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا۔

جہاں تک ہمارے سکولوں کا تعلق ہے گو ان کے لئے زمین تو انہوں نے ہی دی تھی لیکن اس پر عمارتیں ہم نے بنائی تھیں قریباً چار چار لاکھ روپیہ ان پر خرچ آیا تھا۔ ہم نے خرچ کیا کیا؟ خدا نے دیا تھا وہیں خرچ کر دیا، اللہ کے نام کی سربلندی کے لئے جب مجھے اطلاع ملی کہ حکومت نے ہمارے سکول قومی ملکیت میں لے لئے ہیں تو

میں نے کہا

بڑا اچھا کیا۔ انہوں نے ان کو قومی ملکیت بنا لیا ہے ہم تو ان کی خدمت کے لئے گئے تھے وہ قومی ملکیت میں لینا چاہتے ہیں تو بڑی خوشی سے لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ دوسرے میں نے وہاں کی جماعت کو یہ بھی لکھ بھیجا کہ اگر وہ اساتذہ کو رکھنا چاہیں تو ہمارے اساتذہ وہاں کام کریں گے۔ اور اپنا نیک نمونہ پیش کریں گے جس سے اپنے آپ تبلیغ ہوتی رہے گی۔ گویا ہمارا کام اسی طرح ہوتا رہے گا جس طرح وہ اپنے سکول میں رہ کر کرتے۔ تیسرے اگر وہ اخراجات کا معاوضہ دینا چاہیں تو ہم وہ نہیں لیں گے۔ ہم وہاں ان کی خدمت کے لئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس حد تک اور جتنے عرصہ تک خدمت کی توفیق دی ہم نے خدمت کی۔ اب ہم ان کو یہ بنائی چیز دیتے ہیں۔ چنانچہ جب ہمارا وفد ملنے گیا اور یہ پیشکش کی گئی کہ ہم خرچ نہیں لیں گے تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ویسے بھی انسان کے ساتھ اگر کوئی پیار کا برتاؤ کرے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ تاہم ان کے لئے خوشی کی اصل وجہ اور تھی۔ اور وہ مجھے دو ایک ہفتہ بعد میں معلوم ہوئی۔

دوست جانتے ہیں کہ عیسائی پادری وغیرہ بھی وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے بھی وہاں سکول کھول رکھے ہیں۔ جب حکومت نے سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا۔ تو وہ بڑے تلملائے۔ کیونکہ وہ خدمت کے جذبہ سے تو وہاں جاتے نہیں۔ بلکہ عیسائیت کے پھیلانے اور پیسے کمانے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔

غرض جب عیسائیوں نے یہ سنا کہ حکومت سکولوں کا معاوضہ دے گی تو انہوں نے بڑے مبالغہ آمیز دعاوی تیار کئے۔ لیکن جب ہماری طرف سے ایک وفد کے ذریعہ خرچ نہ لینے کی پیشکش کی گئی تو وہاں کے اخبارات، ریڈیو، اور ٹیلیویژن پر شور مچ گیا۔ عیسائی سکولوں والے بہت ہی تلملائے۔ ان کے منتظمین ہمارے اساتذہ اور مبلغوں کے پاس آئے کہ آپ نے یہ کیا ظلم کر دیا ہے۔ حکومت چنگے بھلے پیسے دے رہی تھی آپ نے لینے سے انکار کیوں کر دیا ہے اس سے ہمارے لئے مشکل پڑ گئی ہے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمیں وہاں

بے لوث خدمت

کرنے کی توفیق ملی۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے سکولوں کو کھلے ہوئے تو ابھی ڈیڑھ سال ہوا ہے۔ لیکن ڈیڑھ سال تک بھی بنی نوع انسان کی اس رنگ میں بے لوث خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کا پیار تو ایک لمحہ کے لئے بھی مل جائے تو وہ بھی بڑی چیز ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ہر وقت ہی اس کا پیار ملتا رہے۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کے ایک لمحہ کے پیار کے سامنے ساری دنیا کے خزانے ہیچ ہیں۔ ہمیں ڈیڑھ سال تک اللہ کے پیار اور محبت کو پانے کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں ان کی خدمت سکول کی عمارت، سکول کا انتظام، سکول کے فرنیچر، سکول کے لئے یہاں سے اساتذہ بھجوانا وغیرہ کوئی معمولی خدمت نہیں ہے۔ پھر اس کے علاوہ یہ خدمت بھی ملی کہ جو لوگ وہاں پیسے کمانے کے لئے گئے تھے ان کو پیسے نہیں کمانے دیئے۔ اور اب ان کو بڑی دقت کا سامنا ہے۔ حکومت ان کو معاوضہ دے گی تو ضرور لیکن اتنا نہیں دے گی جتنا وہ سوچ رہے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ سارے مل کر حکومت سے زیادہ سے زیادہ روپیہ کمانے کی کوشش کریں۔ لیکن چونکہ ایک حصہ (یعنی احمدیوں) نے کہا کہ ہم حکومت سے ایک دھیلہ نہیں لیتے۔ اس لئے اب ان کی خواہشات پوری نہ ہو سکیں گی۔

اس کے علاوہ اس سٹیٹ کے باشندے گو باہر نکل کر احمدی ہو جاتے تھے لیکن وہاں ریاست کے اندر ہمارے مبلغ کا جانا بھی مشکل تھا۔ اب وہاں ہماری

تبلیغ کا دروازہ

کھل گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر سب سے بڑا فضل ہوا ہے۔ اب وہاں نئی جماعتیں قائم ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ ابھی پرسوں اترسوں مجھے خبر ملی ہے کہ اس ریاست میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد بھی بن گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ پھر جیسا کہ میں نے پہلے اشارہ کیا تھا وہاں کے چند لوگوں نے جو وہاں کی دینی اور دنیوی اثر و رسوخ رکھنے والی ہستیاں ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تو بڑی دیر سے احمدی ہیں۔ جماعت سے ان کا عملی تعلق اس وجہ سے نہیں تھا کہ اس علاقہ کے حالات ہی کچھ ایسے تھے

چنانچہ ایسے ہی ایک بہت بڑے آدمی سے ہمارے ایک احمدی ٹیچر نے کہا اگر آپ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں تو پھر حضرت صاحب کو لکھ دوں۔ تو وہ کہنے لگے میرے متعلق ضرور لکھ دو۔ میرے لئے دعا کے لئے بھی عرض کر دو۔ اور یہ بھی لکھو کہ میں تو حکیم فضل الرحمان صاحب کے زمانہ میں بچہ تھا۔ ان کے پاس پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت سے احمدی ہوں۔ اب دینی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے اس کا بڑا بلند مقام ہے۔ اس نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ وہاں اور بھی بہت سے چھپے ہوئے احمدی ہیں۔ گویا وہاں احمدی تو تھے لیکن ہمیں ان کا علم نہیں تھا۔ وہاں کے مقامی حالات کی وجہ سے جماعت سے ان کا کوئی عملی تعلق نہیں تھا۔ غرض اللہ تعالیٰ اپنے پیار اور رحمت سے ہماری حقیر مساعی کے بڑے اچھے نتائج نکال رہا ہے۔ اور ہمارے لئے جسمانی اور روحانی خوشیوں اور مسرتوں کے سامان پیدا کر رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے پچھلے جلسہ سالانہ پر بھی بتایا تھا اب وہاں کے ایک ملک کے سفیر نے یہ کہا کہ ہمارا اندازہ ہے کہ اس سال کے بعد ہمارے ملک میں (ویسے ملک چھوٹا سا ہے) اکثریت احمدیوں کی ہو چکی ہوگی۔ اس لئے میں نے اپنے بیٹے سے کہا ہے ابھی جا کر بیعت کر لو۔ جب اکثریت احمدی ہو جائے گی تو اس وقت بیعت کرو گے تو کیا مزہ آئے گا۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ کچھ سمجھدار لوگ اس دفعہ حج پر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے افریقہ سے آنے والے حاجیوں سے بھی ملاپ کیا۔ مختلف ملکوں کے حاجی تھے۔ خصوصاً افریقہ سے آنے والے حاجیوں سے بھی ملے۔ اور ان سے سوال کئے۔ اور حالات دریافت کرتے رہے۔ چنانچہ یہاں آ کر ان میں سے بعض نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ نائیجیریا کے افریقن حاجیوں سے بھی ملے ہیں۔ اور ان سے یہ پتہ لگا ہے کہ نائیجیریا میں ہر جگہ

احمدیوں کا اثر و رسوخ

بڑھ رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہی ہے جس کا نتیجہ نکل رہا ہے۔

نائیجیریا کی ایک ریاست کی حج کمیٹی کے صدر ایک احمدی دوست ہیں۔ جس وقت حج پر جانے کا وقت آیا تو سعودی سفارت نے ویزا دینے میں لیت و لعل کیا۔ وہ بڑے مخلص احمدی اور صاحب اثر و رسوخ تھے اور چونکہ ایک پوری ریاست کی حج کمیٹی کے صدر بھی تھے۔ اس لئے وہاں شور پڑ گیا۔ چنانچہ اس پر نائیجیریا کی حکومت نے مداخلت کی اور سینکڑوں نائیجیرین احمدی حج کی برکات سے مستفید ہوئے پس وہاں کی حکومت نے جرأت سے کام لیا۔ دوست دعا کریں کہ بعض دوسری حکومتیں جو اس معاملہ میں کمزوری دکھا جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے

دلوں کو مغلوب کرے اور ان میں جرأت پیدا کرے۔

پس کام تو ہم نے گو تھوڑا سا کیا ہے لیکن نتائج کے اعتبار سے ان لوگوں سے کئی گنا بہتر ہے جو اربوں روپے کے مالک ہیں اور اربوں روپے عیسائی پادریوں کو دے کر افریقہ میں بھجوا رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بظاہر آپ کی قربانی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ آپ نے چند لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے اور یہ کوئی دولت تو نہیں ہے جو آپ نے خدا کی راہ میں لٹا دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھ کر کہ ابھی میں نے ان کو تھوڑا دیا ہے اور یہ تھوڑے میں سے کچھ حصہ میرے لئے نکالتے اور اسے میری راہ میں خرچ کر رہے ہیں اس لئے میں ان کو جزا دوں گا اور ان کے مالوں میں برکت ڈالوں گا۔ مال کی زیادتی کی شکل میں بھی اور مال کے بہترین نتائج نکلنے کی شکل میں بھی۔ اور

اصل برکت یہی ہے

آپ ایک پیسہ خرچ کرتے ہیں مگر ہزار روپے خرچ کر کے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ آپ کے ایک پیسے سے نکل آتا ہے۔ ۹۹۹ روپے ۹۹ پیسے کہاں سے آتے ہیں وہ آسمان سے برکت کی شکل میں آتے ہیں۔ پھر اسی طرح ڈاکٹر آئے اور بہت ڈاکٹر آئے۔ مجھے ڈاکٹروں کے آنے کی بہت زیادہ خوشی دو وجہ سے ہوئی۔ ایک تو یہ کہ میری طبیعت پر یہ اثر تھا کہ صوبہ سرحد کے ہمارے احمدی دوست جانی قربانیوں کے پیش کرنے میں پیچھے ہیں۔ لیکن اس تحریک میں صوبہ سرحد نے حصہ رسدی کے طور پر لسانیت کے ساتھ شمولیت کی۔ ان کی چھپی ہوئی ایمانی کیفیت کا اظہار میرے لئے خوشی کا باعث تھا۔ دوسرے یہ کہ اس تحریک میں نوجوان نسل نے بہت اچھا نمونہ دکھایا اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ وہ نسل جو عام طور پر مغربیت زدہ کہلاتی ہے، جہاں تک نوجوان احمدی نسل کا تعلق ہے یہ دوسروں سے بدرجہا بہتر ہے۔ مثلاً میں نے جب ڈاکٹروں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی تو ہمارے

چند نوجوان ڈاکٹر

جو ڈاکٹری کے آخری سال میں پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ ان میں سے ایک نوجوان ڈاکٹر وہ بھی تھا جو لاہور کے علاقہ میں یونیورسٹی بھر میں اول آیا تھا۔

پس اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس

ڈاکٹروں کی ضرورت ہے

جن کے نام ہمیں دو تین مہینوں کے اندر اندر مل جانے چاہئیں۔ اس لئے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور ان پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں ان کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ پھر ہم ان میں سے حالات اور ضرورت کے پیش نظر جتنوں کی ضرورت ہوگی جب چاہیں گے بلا لیں گے۔ سر دست ان کو اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں۔ پاکستان میں بھی اور بیرون پاکستان میں بھی۔ میرے خیال میں بیرون پاکستان بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سو سے اوپر احمدی ڈاکٹر ہوں گے۔ یا کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اگلے دو چار ماہ میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے والے ہوں گے۔ غرض اگلے تین ماہ کے اندر اندر آٹھ دس ڈاکٹر بہتر ہو کہ فزیشن سرجن ہوں۔ یعنی نسخے لکھنے کے علاوہ اپریشن کرنا بھی جانتے ہوں۔ ورنہ خالی فزیشن ہوں یا خالی سرجن ہوں وہ اپنے نام پیش کر دیں۔ پھر ان کو حسب حالات اور ضرورت باہر بھجوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

بہت ساری ایسی خوشیاں ہیں

جو مجھے اپنے دل میں رکھنی پڑتی ہیں۔ اور پھر مناسب موقع پر جماعت کو بتائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایسی ہی کئی خوشیاں ہیں جن میں سے بعض کو ممکن ہے میں شوریٰ پر بتاؤں گا یا اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر بتاؤں گا۔ اس وقت جماعت کا ایک حصہ اکٹھا ہوتا ہے جلسہ سالانہ کا ذکر ہوا ہے تو میں ضمناً یہ بتا دیتا ہوں کہ کسی دوست نے ایک تجویز بھیجی ہے (میں خود حیران ہوں کہ ہمیں پہلے کیوں خیال نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے) انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ جماعت کا ایک بہت تھوڑا حصہ جلسہ سالانہ پر آتا ہے اور بہت بھاری اکثریت ایسی ہے جو اپنے حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ سالانہ پر نہیں آسکتی لیکن جلسہ سالانہ کے دنوں میں الفضل بند کر دیا جاتا ہے اور ان کو کچھ پتہ نہیں چلتا دوست بے چین رہتے ہیں۔ پھر کہیں مہینے کے بعد جب ان کو جلسہ کی خبریں پہنچتی ہیں تو جہاں خوشی کے خط آتے ہیں وہاں دوستوں کے گلے شکوے بھی ہوتے ہیں کہ کیوں اتنے لمبے عرصہ کے بعد یہ باتیں معلوم ہوئیں۔ جماعتوں تک ان کے جلد پہنچانے کا انتظام ہونا چاہیئے تھا۔ اس سلسلے میں ایک اور بڑا اچھا انتظام زیر غور ہے۔ اس پر کچھ خرچ آئے گا۔ تاہم اس کے ذریعہ بڑی جلدی خبریں پہنچانے کا انتظام ہو جائے گا۔ لیکن سر دست جلسہ سالانہ کے دنوں میں روزانہ کی رپورٹ مثلاً ہر روز آٹھ بجے شام تک کی رپورٹ اگلے دن صبح چھپ جانی چاہیئے۔ خواہ وہ الفضل کے حجم کا ایک ورق یعنی بڑی مختصر رپورٹ ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اسی دن بذریعہ ہوائی ڈاک ساری دنیا میں بھجوانے کا انتظام ہونا چاہیئے بلکہ تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ اس کے ساتھ اس کا انگریزی میں ترجمہ یا الگ اپنی طرف سے آزادانہ طور پر انگریزی میں روزانہ کی رپورٹ تیار کر کے

بذریعہ ہوائی ڈاک

بھجوانے کا انتظام کرے۔ اس طرح بعض جگہ تو ۳-۴ دن میں اور بعض جگہ ۱۵-۲۰ دن کے اندر خبریں پہنچ جائیں گی بعض جگہیں تو ایسی بھی ہیں کہ جہاں ڈاک کا انتظام خراب ہونے کی وجہ سے وہ دو دو تین تین ہفتے کے بعد ڈاک پہنچتی ہے۔ دوست تو یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہوائی ڈاک زیادہ سے زیادہ پانچ دس دن میں پہنچ جاتی ہوگی۔ مگر بعض جگہ ایسا نہیں ہوتا۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں مغربی افریقہ کے دورے پر گیا تھا تو جو خطوط مجھے یہاں سے پہلے ہفتے میں لکھے گئے تھے ان میں سے بعض خطوط دو اڑھائی مہینے کے بعد مجھے اس وقت ملے جب میں دورہ ختم کر کے لنڈن سے ہوتا ہوا یہاں واپس پہنچ چکا تھا۔ گویا اڑھائی تین مہینے اور بعض خطوط چار مہینے تک ساری دنیا کا چکر کاٹ کر یہیں واپس آ گئے۔

پس اگرچہ دنیا کے بعض حصوں میں ڈاک کا انتظام ٹھیک نہیں ہے لیکن جب تک کوئی دوسرا انتظام نہیں ہو جاتا اس وقت تک

جلسہ سالانہ کے دنوں میں

الفضل کو بند نہیں ہونا چاہیئے۔ ان دنوں اس پر زیادہ عملہ لگانا چاہیئے۔ تحریک جدید بھی علیحدہ طور پر انگریزی میں بلیٹن تیار کرے۔ اس کے لئے اخبار کی پیروی کرنا ضروری نہیں ہے۔ یعنی الفضل تو اخبار کی شکل میں شائع ہوگا لیکن تحریک جدید اپنی رپورٹ بلیٹن کی شکل میں شائع کرے غرضیکہ جلسہ سالانہ کی کارروائی کی اطلاع بیرونی دنیا میں ساتھ کے ساتھ ہونی چاہیئے بعض جگہوں پر تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو دوست جلسہ سالانہ پر آتے ہیں جب وہ دس پندرہ دن کے بعد واپس جاتے ہیں تو وہاں کے مقامی دوست ان سے کئی دن تک کرید کرید کر جلسہ سالانہ کی روداد سنتے رہتے ہیں۔ میں نے بتایا تھا کہ

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل

جماعت پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ جلسہ سالانہ میں ان فضلوں کو مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے جس کا دنیا بھر کی جماعتوں کو جلد تر پتہ لگنا چاہیئے۔ تاہم یہ ایک ضمنی بات تھی جس کا بعد میں تفصیل سے ذکر ہوگا۔

میں نے اس وقت آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی کچھ باتیں بتائی ہیں تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بننے کی کوشش کریں اور اپنے رب کی بہت حمد کریں۔ میں نے اس وقت احمدی ڈاکٹروں کو وقف کی تحریک کی ہے۔ ہمیں آٹھ دس ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ تین مہینے کے اندر اندر ڈاکٹروں کے نام آ جانے چاہئیں۔ ہمارا اصل سہارا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ دعا ہے۔ دعا کے بغیر ہمیں کام کرنے والے نہیں مل سکتے۔ دعا کے بغیر ان کے کاموں میں برکت نہیں پڑ سکتی۔ دعا کے بغیر جماعت کو بحیثیت مجموعی ان کی حقیر کوششوں کا بے انتہا اور بڑا پیارا بدلہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے

دوست بہت دعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں کا ہر لحاظ سے وارث اور ہر جہت سے اہل بنائے اور ہر شعبۂ عمل میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے

اللّٰھم آمین

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیز ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ایم بی بی ایس سرینگر نے ایم ایس (ماسٹر آف سرجری) کا امتحان دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پرچے اچھے ہو گئے ہیں ابھی پریکٹیکل باقی ہے۔ ان کی صحت بھی کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے اور امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ نیز ان کے چھوٹے بھائی عزیز منیر احمد T.D.C. I کا امتحان دے رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

مرزا وسیم احمد قادیان

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کو متواتر ایک ماہ تک بخار رہنے کے بعد اب کچھ افاقہ ہے بخار اب نارمل ہو چکا ہے۔ البتہ کمزوری ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

خاکسار حنیف احمد گجراتی درویش قادیان

مرکرہ میں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا شاندار انعقاد

جنرل کری آپا کی شرکت ۔ شمع احمدیت کے پروانوں کا روحانی اجتماع ۔ علماء سلسلہ کی تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس نزیل مرکرہ

خدا تعالیٰ کے بے شمار فضل و احسان ہیں کہ امسال آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس نہایت شان و شوکت اور عظیم الشان کامیابی کے ساتھ ایک پرسکون اور روحانی ماحول میں ۲۴ و ۲۵ مارچ ۱۹۷۳ء کو منعقد ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

مرکرہ میں احمدیت

مرکرہ میسور سٹیٹ کے ضلع کورگ میں واقع ہے۔ نہایت خوبصورت اور قدرتی مناظر سے آراستہ مختلف پہاڑیوں سے گھری ہوئی یہ وادی خدا تعالیٰ کی صفتِ مصوری کی جلوہ نمائی کرتی ہے۔ اس دور افتادہ خوبصورت وادی میں احمدیت کا پیغام ۱۹۱۵ء سے قبل پہنچ گیا تھا۔ ۱۹۱۵ء میں کالیکٹ میں منعقدہ کیرالہ کانفرنس میں شرکت کے لئے یہاں سے چار سعید نوجوان تشریف لے گئے اور انہیں بیعت کر کے غلامانِ مسیح میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب یہ چاروں بیعت کر کے مرکرہ واپس پہنچے تو مخالفت کا ایک طوفان ان کے استقبال کے لئے تیار کھڑا تھا۔ بالآخر یہ جگہ ایک مناظرہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد یہاں کی جامع مسجد میں محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل کے ساتھ غیر احمدی مولویوں کا ایک زبردست مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ کے اختتام پر چھ مزید سعید روحوں کو بیعت کا شرف حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد مخالفین کی طرف سے مختلف افترا پردازیوں جھوٹ اور مکاریوں سے احمدیت کی اس گونج کو دبانے کی کوششیں ہوتی رہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی پر ترقی عطا فرماتا رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہے اور اس جماعت کا ہر فرد اپنے خلوص اور دین کے ساتھ شغف اور محبت میں بہت آگے ہے اللّٰھم زِد فزِد۔

یہ علاقہ میسور سٹیٹ میں ہونے کے باوجود انتظامی امور کی سہولت کے پیشِ نظر انچارج مبلغ کیرالہ کے ماتحت ہے۔ اسی لئے یہ فیصلہ ہوا کہ احمدیہ کیرالہ کانفرنس اس علاقہ میں منعقد ہو۔

پریس کانفرنس اور اخبارات

آج کل خواص و عوام میں اخبارات کو بہت بڑی وقعت اور مقبولیت حاصل ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کی تعلیم اور تبلیغ عوام تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ اخبارات ہیں لہٰذا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۹ ر مارچ کو ایک پریس کانفرنس بلائی گئی۔ اس میں ملایالم کنڑا Kannada اور انگریزی کے بارہ اخبارات کے نمائندگان نے شرکت کی۔ سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد اور اس کی تعلیمات کے بارے میں انگریزی زبان میں ایک بیان پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ۱½ گھنٹہ تک مختلف امور پر سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا اس کے اختتام پر ایک پُرتکلف ٹی پارٹی کا بھی انتظام کیا گیا۔

اس پریس کانفرنس کی رپورٹ مذکورہ تینوں زبانوں کے تمام اخبارات نے نمایاں رنگ میں شائع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں اس علاقہ کے طول و عرض میں اس کانفرنس کی خوب تشہیر ہوئی اس کے علاوہ بڑے بڑے اشتہارات ملایالم اور کنڑا زبانوں میں چھاپ کر علاقہ بھر میں چسپاں کئے گئے اور ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ آل انڈیا ریڈیو سے دو دفعہ اس کانفرنس کے بارہ میں اعلانات نشر ہوئے۔ اس طرح علاقہ کیرالہ اور میسور سٹیٹ میں اس کانفرنس کے بارہ میں خوب تشہیر ہوئی

نمائش

مورخہ ۲۱ ر تا ۲۴ ر مارچ کو مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے Ahmadia International کے نام سے ایک تبلیغی نمائش کا افتتاح فرمایا جو بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی سے چار روز جاری رہی اور ہزاروں افراد کی دلچسپی اور ازدیادِ علم و ایمان کا باعث رہی۔ اس کی تفصیلی رپورٹ بعد میں دی جائے گی۔

احمدیہ جماعتوں کے نمائندگان

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے کیرالہ کی ۱۷ احمدیہ جماعتوں کے سینکڑوں نمائندگان آئے علاوہ جماعہائے احمدیہ بنگلور۔ شموگہ۔ سورب اور ساگر سے بھی کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ سپیشل بسوں۔ ٹیکسیوں Vans اور موٹر کاروں میں بھی احباب تشریف لاتے رہے۔ گویا یہ اجتماع جہاں احمدیوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث رہا وہاں غیر احمدیوں کے لئے حیرت اور تعجب کا موجب رہا۔ کیونکہ احمدیوں کے بارہ میں مقامی لوگوں کا تصور بہت محدود تھا۔ جب انہوں نے احمدیوں کی کثیر تعداد، ان کی علمی لیاقت اور دنیاوی پوزیشن دیکھی تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ انہوں نے احمدیوں کو اپنے وہم و گمان سے کہیں بڑھ کر دیکھا۔ الحمد للہ

جلسہ کا آغاز

مورخہ ۲۴ ر اور ۲۵ ر مارچ بروز ہفتہ و اتوار اس کانفرنس کے لئے دو نشستیں مقرر کی گئی تھیں۔ ان دو دنوں میں پہلا دن "یوم پیشوایانِ مذاہب" کے طور پر اور دوسرا دن جماعت احمدیہ کے عقاید و مسائل بیان کرنے کے لئے مخصوص تھا

چنانچہ پہلا اجلاس ۲۴ ر کو شام کے ۵½ بجے زیرِ صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ کیرالہ کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولانا امینی صاحب نے جماعتِ احمدیہ اور کیرالہ کانفرنس کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ کانفرنس اتحاد و اتفاق اور قومی یکجہتی کے قیام کے لئے منعقد ہو رہی ہے اس جماعت کو سیاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد آپ نے ان سرگرمیوں کا ذکر کیا جو جماعت احمدیہ پیشوایانِ مذاہب کے احترام اور قومی و ملی یکجہتی کے لئے کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "پیغامِ صلح" کا ذکر فرمایا

جنرل کری آپا کی تشریف آوری اور تقریر

اس جلسہ کا افتتاح کرنے کے لئے ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کری آپا General Kariappa نے تشریف لانا منظور فرمایا تھا۔ چنانچہ جلسہ شروع ہونے سے چند منٹ قبل آپ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ اور استقبال کرنے والوں کو آپ نے السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد مبلغین سے آپ کا تعارف کروایا گیا۔

افتتاحی تقریر

کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے آپ نے پہلے ہندی میں۔ پھر انگریزی میں اور بعد میں کنڑا زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا:۔

یہ میری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے مجھے آپ بھائیوں کو مخاطب کرنے کا موقع دیا ہے میں نہ کوئی عالم ہوں اور نہ کوئی سیاسی لیڈر ہوں۔ میں خدا کا ایک سچا خادم ہوں۔ بچپن سے ہی میرا یہ عقیدہ رہا ہے کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہم تمام لوگ ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔ ہم سب کی منزل ایک ہے۔ گو منزل تک پہنچنے کے ذرائع مختلف ہیں۔ دنیا میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے یہ ایک بہت بڑا ذریعہ اور اصول ہے کہ ہم دیگر پیشوایانِ مذاہب کا احترام کریں

آپ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعاوی اور جماعتِ احمدیہ کے قیام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ۲۵ سال قبل مجھے احمدیوں کے روحانی مرکز قادیان جانے کا موقع ملا تھا میں نے وہاں جا کر ہندوؤں اور مسلمانوں کو امن و امان کے ساتھ اور باہمی محبت و پیار کے ساتھ رہنے کی تلقین کی تھی اور مجھے خوشی ہے کہ ان سب نے ایسا ہی کیا۔ مجھے اس بات پر بھی مسرت ہے کہ قادیان کے معمولی سے گاؤں سے نکل کر اب اس جماعت کی شاخیں دنیا کے بہت سے ملکوں میں پھیل گئی ہیں

آپ نے کہا کہ مختلف مذاہب کی کتب میں جو مشترک تعلیمات پائی جاتی ہیں ان سب کو قبول کر کے تمام اہل مذاہب کو باہم محبت اور رواداری سے رہنا چاہیئے۔ اس سنہری اصول کو ترک کرنے کے نتیجہ میں ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات کا ہونا بہت ہی قابلِ شرم بات ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کے بعض عقاید بیان کر کے فرمایا کہ حکومتِ وقت کی اطاعت اس جماعت کی ایک خاص تعلیم ہے۔ اور یہ جماعت ہڑتال سٹرائیک وغیرہ کسی قسم کا عدم تعاون نہیں کرتی۔ آپ نے اس امر پر تعجب کا اظہار کیا کہ اتنے اچھے مقاصد کے لئے منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں بہت کم مسلمان شریک ہوئے ہیں۔ آخر میں آپ نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور صدر جلسہ نے جماعت کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

تقریری پروگرام

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا

مکرم اے ایم صالح صاحب (ملایالم) مکرم پی ڈی گنپتی صاحب ایڈیٹر کورگو ویکلی (کنڑا) مسٹر ریو رنڈ ایس اے سالمن (کنڑا) سوامی برہما ورتن ملایالم خاکسار محمد عمر ملایالم۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب (ملایالم) اور مکرم بدرالدین صاحب (کنڑا) نے علی الترتیب احمدیت اور قومی یکجہتی۔ حضرت محمد صلعم۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام۔ حضرت محمد و احمد حضرت سری کرشن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پیشوایان مذاہب کا احترام۔ وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں مکرم داؤد احمد صاحب ایم اے بی ایل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔

سوامی برہما ورتن کی تقریر

آپ علاقہ کیرالہ کے ایک بہت مشہور اور مانے ہوئے مقرر اور سکالر ہیں۔ آپ نے کہا میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس روحانی اور پر فضا ماحول میں تقریر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حضرت محمد صاحب کے بارے میں صرف ۲۵ منٹ تقریر کرنا دنیا کے کسی بھی مقرر کے لئے ناممکن بات ہے۔ آپ نے کہا کہ انسانیت کی حفاظت اور روحانیت کے قیام کے لئے حضرت محمد صاحب کا ظہور ہوا۔ اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے اب حضرت محمد کے خادم اور روحانی فرزند حضرت احمد کا ظہور ہوا ہے۔ اور آپ کی جماعت کے ذریعہ امن و شانتی کا مذہب اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے

دوسرے دن کا اجلاس

اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم الحاج پی عبدالرحیم صاحب بی اے بی ایل برادر اصغر محترم مولانا عبداللہ صاحب فاضل مرحوم ۲۵ مارچ بروز اتوار شام کے پانچ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم کنجی احمد صاحب نے کی۔

سب سے پہلے محترم جناب صدیق امیر علی صاحب صدر صوبائی احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے استقبالیہ تقریر فرمائی۔ آپ نے مرکز میں قیام احمدیت کا ذکر کرنے کے بعد اس علاقہ میں احمدیت کی ترقی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ محترم مولانا پی عبداللہ صاحب فاضل مرحوم کی بے حد مخلصانہ جدوجہد کے نتیجہ میں اس علاقہ میں احمدیت پھیلی اور ثمر دار ہوئی۔ اور آج جو منظر ہم دیکھ رہے ہیں مولانا مرحوم کی روح بھی اسے دیکھ کر خوش ہو رہی ہوگی۔ کاش! اس وقت مولانا مرحوم زندہ ہوتے۔

اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی نے افتتاحی تقریر کی بنیاد رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے مامورین ہی ہوتے ہیں۔ آپ نے حالات کا تجزیہ کر کے بتایا کہ اس زمانہ میں اسلام کے احیاء و تجدید اور نشأۃ ثانیہ کے عظیم الشان کام کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رکھی گئی ہے اور وہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ تکمیل پا رہا ہے۔ آپ کی تقریر انگریزی میں ہوئی جو تمام سامعین کی توجہ کا مرکز بنی۔

اس کے بعد دیگر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا احمدیت اور بین الاقوامی یکجہتی (انگریزی) خلافت احمدیت (ملایالم) النبوۃ فی الاسلام (ملایالم) جماعت احمدیہ کی تائید الٰہی اور غیبی نصرت (تامل) ظہور امام مہدی علیہ السلام (اردو) کے موضوعات پر علی الترتیب مکرم پروفیسر محمد صاحب ایم اے مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب۔ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریریں کیں

تقسیم انعامات

اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ امسال کیرالہ کے احمدی طلباء میں S.S.L.C میں اول و دوم آنے والے لڑکوں کو۔ نیز تلاوت قرآن مجید۔ نظم اور تقریری مقابلوں میں اول آنے والے خدام و اطفال کو محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے جس کی تفصیل یہ ہے

S.S.L.C میں اول عزیزم ناصر احمد کروناگاپلی
" " دوم محمود احمد کرولائی
خدام میں تلاوت قرآن میں اول مکرم این کنجی احمد مینگاڑی
اطفال " " عزیزم مظفر احمد کنانور
خدام میں تقریری مقابلہ میں اول مکرم اے کے محمد کویا صاحب کالیکٹ
اطفال " " عزیزم حنیف احمد ویراج پیٹھ
خدام میں نظم خوانی میں اول مکرم داؤد احمد صاحب بنگلور
اطفال " " عزیز محمد اکرم کنانور

صدارتی تقریر

محترم جناب پی عبدالرحیم صاحب بی اے بی ایل نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ احمدیوں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدی بیت اللہ شریف کا حج نہیں کرتے۔ یہ سراسر بہتان ہے میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ میں نے اور میری بیوی نے حج کی سعادت پائی ہے۔ میری بچی اور میرے چاروں لڑکوں کو اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے نوازا ہے۔ گویا میرا سارا گھر حاجیوں سے بھرا ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت میں ہزاروں احمدیوں نے حج کرنے کی سعادت پائی ہے۔ یہی حال دوسرے اعتراضات کا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ قریب سے احمدیت کا مطالعہ کریں۔ آپ نے کانفرنس کی شاندار کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

صوبائی احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور خدا کے فضل سے یہ صوبائی کانفرنس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

تربیتی اجلاس اور مقابلے

مورخہ ۲۵ مارچ کی صبح کو دس بجے گنیش نلائم کے وسیع و عریض ہال میں زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولانا امینی صاحب نے چند نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں فلسفۂ نکاح بیان فرمایا۔ اس کے بعد تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے اور نظم خوانی برادرم داؤد احمد صاحب بنگلوری نے کی اور پھر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

خاکسار نے محترم حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے اقتباسات تھے۔ یہ پیغام اردو میں تھا۔ اس کا ملایالم ترجمہ بھی سنایا گیا۔

مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ کیرالہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ۸۵ سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے جو آواز اٹھی تھی اس کی بازگشت آج ساری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ آپ نے بعض تربیتی امور بھی بیان فرمائے۔

محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں آپ کی زبان سے نابلد ہونے کے باوجود کوئی اجنبیت محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ احمدیت نے ہمیں محبت و اخوت کے مضبوط رشتے میں منسلک کر دیا ہے آپ نے باہمی اخوت کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا اور مسلسل دعاؤں کی تلقین کی۔ اور وقف عارضی کے ذریعہ تبلیغ کو وسعت دینے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا یہ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ ہم ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع اور متحد ہیں۔ اور یہ بہت ہی بڑی نعمت ہے ہمیں ہمیشہ اس دعا پر زور دینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی نعمت سے سرفراز فرماتا چلا جائے اور خدا اور رسول کی اطاعت کے بعد ہماری گردنیں اطاعت خلافت کے لئے ہمیشہ خم رہیں۔

آخر میں محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہمارا یہ جلسہ قادیان کے جلسہ سالانہ کا ایک ظل ہے۔ آجکل جبکہ دنیا کھیل تماشوں وغیرہ فضولیات کی طرف مائل ہے یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ ہمارے احمدی نوجوانوں بچوں اور بوڑھوں میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے اوقات اور روپیہ کو دینی کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ آپ نے آیۃ قرآنی أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کی لطیف تفسیر بیان کی۔ آپ نے فرمایا اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم کافروں کی نسبت شدید اثر قبول نہ کریں بلکہ ان پر اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کریں۔ آپ نے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حافظ صاحب باوجود نوجوان ہونے کے اور باوجود امریکہ میں کافی عرصہ گزارنے کے اسلامی شعار پر قائم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیوی وجاہت بھی بخشی ہے۔ آپ نے احباب پر زور دیا کہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ احمدیت کے بہترین فرزند بن جائیں۔

بیعتیں

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے چار سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو استقامت عطا فرمائے

اخوت اسلامی کا بے نظیر نظارہ

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان ہے کہ اس نے احمدیوں کو باہم پیار و محبت اور الفت کے رشتۂ روحانی میں ایسا منسلک کر دیا ہے کہ فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا کا مصداق بنا دیا ہے۔ جماعت کالیکٹ کے ایک مخلص نوجوان کو ٹی بی ہے۔ مولانا امینی صاحب نے اس کے علاج کیلئے تحریک کی تو چند منٹ میں قریباً ساڑھے چار سو روپے جمع ہو گئے

اس کے بعد مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے تلاوت قرآن پاک۔ نظم خوانی اور تقریروں کے مقابلے ہوئے اور ججوں کے فیصلوں کے مطابق اول دوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے

قیام و طعام

یہ انتظام استقبالیہ کمیٹی کے سپرد تھا۔ لیکن چونکہ رہائش کے لئے جماعت کی اپنی کوئی جگہ نہ تھی اس لئے فکر رہا۔ ایک ہندو دوست کی ایک بڑی بلڈنگ اس شہر میں ہے جسے وہ براتوں جلسوں وغیرہ کے مواقع پر ۲۵۰ روپیہ یومیہ کرایہ پر دیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو پھیرا ان کو ہماری ضرورت کا علم ہوا تو بغیر کسی معاوضہ کے دس دن کے لئے بلڈنگ ہمارے حوالے کر دی اس طرح اللہ تعالیٰ نے بہترین سامان کر دیا۔ ہم تہ دل سے اپنے اس محسن ہندو بھائی کے ممنون ہیں کھانے کا انتظام بھی حسب حالات تسلی بخش رہا۔

حرف آخر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس روحانی ماحول میں دو روز منعقد رہ کر کامیابی سے ختم ہوئی دعاؤں۔ عبادات۔ ذکر الٰہی۔ باہمی تعارف اور محبت کے عمدہ مواقع میسر آئے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے

رپورٹ ہائے جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ کنک

۲۵ ر مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب احمدیہ دار التبلیغ کٹک میں زیر صدارت مکرم مولوی عزیز الدین صاحب فاضل جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سید ربیع احمد صاحب نے کی۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب نے نظم پڑھی۔ محترم سید ابو صالح صاحب صدر جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کر کے احباب کو آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ مکرم فضل الٰہی صاحب نے آپ کی تعلیم بیان کی۔ مکرم سید موسیٰ صاحب مبلغ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے بعض پہلو بیان کئے۔ صدارتی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار سید محمود احمد منیر
قائد مجلس خدام الاحمدیہ کٹک

جماعت احمدیہ سرینگر

۲۳ ر مارچ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سرینگر میں مکرم بابو تاج الدین صاحب کی زیر صدارت یوم مسیح موعود کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کی نظم خوانی کے بعد۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے بیان کئے۔ خاص طور پر آپ کے علم کلام کا ذکر کیا۔ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے احباب کو آپ کی تعلیم کے مطابق نیک نمونہ اختیار کرنے اور تبلیغ کرنے کی تلقین کی۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ نے آپ کی سیرت و صداقت کو واقعاتی رنگ میں بیان کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مرکز احمدیت قادیان میں جماعت کی تاریخی عیدگاہ اور اس سے ملحقہ قبرستان پر (جس میں حضرت مسیح موعود ؑ کے بعض بزرگوں اور رشتہ داروں کی قبریں ہیں) بعض مقامی لوگوں کے ناجائز تصرف کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے مرکزی اور پنجاب کی حکومت کے افسران کو نقول بھجوانے کا فیصلہ ہوا۔

خاکسار ملک عبد الکریم سرینگر

جماعت احمدیہ کلکتہ

۲۵ ر مارچ کو یوم مسیح موعود منانے کے سلسلہ میں جماعت میں اور انگریزی اخبارات میں اعلان کروا دیا گیا تھا۔ یہ جلسہ نو بجے صبح مسجد احمدیہ کلکتہ میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مبارک علی خاں صاحب نے کی اور نظم محمد ادریس صاحب نے سنائی۔ عزیزم مسیح الدین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود ؑ کی محبت کے عنوان پر اور عزیزم سراج الدین حمید نے کتب سابقہ سے موعود اقوام عالم کے بارہ میں پیشگوئیاں اور علامات بیان کیں۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بعثت مع ضرورت حقہ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم عبد المجید صاحب نے بنگلہ زبان میں آپ کی بعثت کے بارہ میں تقریر کی۔ مکرم محمد کلیم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض و غایت حضور کے الفاظ میں بزبان انگریزی بیان کی۔ مکرم محمد حلیم صاحب نے حضور کی تعلیم حضور کے مبارک الفاظ میں پیش کی۔ مکرم روشن علی صاحب نے بنگلہ زبان میں اپنا مضمون سنایا۔ خاکسار کا صدارتی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار حکیم محمد دین مبلغ کلکتہ

جماعت احمدیہ جمشید پور

۵ ر مارچ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کر کے حضور کا عین وقت پر مبعوث ہونا بیان کیا اور بتایا کہ آپ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان پیدا کرنے اور بندوں کا خدا سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔ اور آپ نے ان دونوں مقاصد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عظیم کامیابی حاصل کی۔

خاکسار سید حمید الدین صدر جماعت جمشید پور

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

۱۴ ر مارچ کو محترمہ اعظم النساء صاحبہ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ انہوں نے ہی تلاوت کی۔ اور حضور کے ارشادات عالیہ سنائے۔ عزیزہ ناصرہ اور امۃ العزیز اور راشدہ زرینہ نے مضامین پڑھے۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا

خاکسار سیدہ امۃ الباری جنرل سیکرٹری لجنہ

جماعت احمدیہ مظفر پور

۲۳ ر مارچ کو زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب ٹیلر ماسٹر نے تلاوت کی مکرم سید رفیع احمد صاحب نے "مسیح موعودؑ اور نبوت" کے موضوع پر اور خاکسار نے آپ کی بعثت اور دعاوی کے موضوع پر تقریریں کیں۔ خاکسار نے بتایا کہ حضورؑ کی بعثت کا مقصد احیاء دین اور قیام شریعت تھا۔ اور یہ دونوں مقاصد خدا کے فضل سے پورے ہوئے۔ خاکسار نے آپؑ کے اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ بھی بیان کئے۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا

خاکسار عبد الرشید ضیاء مبلغ مظفر پور

سری انندپور صاحب میں گورو گوبند سنگھ مارگ کا افتتاح

اور اس موقع پر

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ولولہ انگیز خطاب!

رپورٹ مرسلہ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی اے ناظر بیت المال و صدر انجمن احمدیہ قادیان

سری انندپور صاحب کی تاریخی سرزمین سے ۱۰ ر اپریل کو چھ سو چالیس کلو میٹر گورو گوبند سنگھ مارگ پر مہان یاترا شروع ہوئی جس میں ایک لاکھ سے زاید یاتریوں نے شرکت کی۔ اس عظیم الشان جلوس کا آغاز صبح دس بجے تخت سری کیس گڑھ سے ہوا اور قلعہ انند گڑھ سے ہوتا ہوا مارگ کے ابتدائی حصہ کے پاس منعقدہ جلسہ عام میں شرکت کی۔

اس افتتاحی جلسہ میں تمام مذہب و ملت کے بلند پایہ افراد اور مختلف سیاسی جماعتوں کے نمایندوں نے شرکت کی۔ پنجاب کے چیف منسٹر گیانی ذیل سنگھ صاحب۔ پردھان شرومنی کمیٹی سردار گورچرن سنگھ صاحب ٹوہرہ۔ سردار پرکاش سنگھ بادل سابق مکھیہ منتری پنجاب لالہ جگت نارائن صاحب سابق وزیر تعلیم۔ سردار زرنجن سنگھ صاحب طالب صدر پنجاب کانگریس۔ اور ساجدہ بیگم صاحبہ ایم ایل اے مالیر کوٹلہ نے اپنے اپنے رنگ میں اظہار عقیدت کرتے ہوئے جلسہ میں تقاریر کیں۔ اسی طرح عیسائیوں کی طرف سے بشپ امرتسر کے علاوہ مہابیر دل۔ سناتن دھرم سبھا۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کے اعلیٰ عہدیداروں اور نمایندوں نے بھی جلسہ کو خطاب کیا۔ اور موقع کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

جناب چیف منسٹر صاحب پنجاب کی طرف سے خصوصی دعوت نامہ ملنے پر جماعت احمدیہ کی طرف سے اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ کی زیر قیادت ایک وفد جو مکرم ملک صلاح الدین صاحب مکرم چودھری سعید احمد صاحب خاکسار اور گیانی عبد اللطیف صاحب پر مشتمل تھا، رات بھر کا سفر کر کے بذریعہ کار صبح چار بجے وہاں پہنچا محترم صاحبزادہ صاحب کے فرزند عزیز مرزا کلیم احمد سلمہ بھی ساتھ تھے۔

جماعت احمدیہ کی نمایندگی کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ نے بھی اس عظیم جلسہ کو خطاب فرمایا اور بتایا کہ سکھ مذہب کے جس رہنما سری گورو گوبند سنگھ جی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے مارگ کا افتتاح کیا جا رہا ہے وہ امیر و غریب کے امتیاز کو ختم کرنے کے حق میں تھے اور ذات پات کی تمیز آپ کی مجلس میں نہ تھی۔ آج ضرورت ہے کہ ہم بھی اپنے اندر انسانی ہمدردی، مساوات اور سچائی کی روح کو پیدا کریں تاکہ ہمارا ملک منازلِ ترقی طے کرتا ہوا آگے بڑھے اور امیر و غریب اور محمود و ایاز کا فرق ختم ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ گورو جی کے مارگ کی یاترا کرنے والے اپنے سفر کو صرف ۶۴۰ کلو میٹر چل کر ختم نہ کریں بلکہ آج یہ پختہ عزم اور عہد کریں کہ انہوں نے ہمیشہ سچائی اور صداقت کو اپنانا ہے اور خدا کے نیک بندوں کی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کر کے ان کے مارگ پر چلنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب اس تقریب کیلئے مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور دورانِ تقریر جوش اور خوشی سے نعرے بلند کئے۔

جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب نے فرمایا کہ یہ تقریب اور تاریخی مارگ کا قیام مذہبی اور سیاسی غرض سے نہیں کیا جا رہا اور نہ کسی ایک پارٹی کی طرف سے یہ یادگار منائی جا رہی ہے بلکہ اس تقریب کا انداز فکر سیکولر ہے۔ اور حکومت یہ عزم رکھتی ہے کہ وہ سچائی اور انسانی مساوات کے مارگ پر چلے گی۔ آپ نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کیلئے تمام جماعتوں اور سیاسی پارٹیوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا نام لے کر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مارگ کے پہلے نشان کی نقاب کشائی کی رسم ادا کی گئی۔ اس تقریب میں پنجاب۔ ہریانہ اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے بلکہ بعض افراد امریکہ سے بھی آئے تھے مشہور انگریزی روزنامہ ٹریبیون چنڈی گڑھ نے ۱۱ کی اشاعت میں صفحہ ۳ پر محترم صاحبزادہ صاحب کا تقریر کے وقت کا فوٹو بھی دیا ہے اور پرتاپ و ہند سماچار نے خبر کے رنگ میں ذکر کیا ہے ✤

قسط ۳

دورِ جدید کا چیلنج اور اسلام یعنی احمدیت

مدیرانِ اخبار الجمعیۃ دہلی سے خطاب

چودہ سو سال میں امتِ محمدیہ میں اس کی کوئی نظیر پیش کریں

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" دس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ شائع فرما کر قرآنی حقانیت کو واشگاف کرتے ہوئے اور دلائل و براہین عقلیہ و روحانیہ سے قرآن کریم کی ضرورت ثابت کر دکھائی۔ اور اس کے ذریعہ سے تمام اہلِ مذاہب نیچریوں و دہریوں و مادہ پرستوں اور مشرقی و مغربی تہذیب کے دلدادوں کو ایسی شکست دی کہ کوئی بالمقابل کھڑا نہ ہو سکا۔

ازاں بعد آپ نے اسلام کی صداقتوں و حقائق اور زندگی کے ثبوت کے لئے نشان نمائی کا اعلان فرمایا۔ اور ایک سال کی میعاد پاس آکر نشان دیکھنے کے لئے مقرر فرمائی اور دو سو روپیہ ماہانہ تک خرچ کا ذمہ لیتے ہوئے چوبیس سو روپیہ پہلے سے جمع کرانے کے لئے اعلان بھی کیا۔ بعد میں حضورؑ نے یہ میعاد چالیس دن بھی کر دی۔ مگر کوئی ماں کا جایا سامنے نہ آیا آپ سالہا سال اپنی طرف سے اسلام کے علمی اور عملی کمالات دنیا میں شائع کرتے رہے اور عقلی و علمی دلائل نیز روحانی و آسمانی براہین و تائیدات بطور شواہد پیش فرماتے رہے

حضور نے میدانِ مقابلہ و موازنہ مذاہب لاہور میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" والے لیکچر کے ذریعہ سے سب مذاہب کو پیشگوئی کے تحت شکست دی۔ اور ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (صف) والی پیشگوئی پوری کر دکھائی۔ اور دنیا کو دکھا دیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہے۔ ایسا ہی دیگر کئی کتب کے ذریعہ اس کی دھاک سب اہلِ مذاہب پر بٹھا دی۔

آپؑ کا لٹریچر جو قرآن کریم عملی و علمی حقائق پر مشتمل ہے دنیا کے سامنے موجود ہے وہ اب اس کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ دنیا کے غیر متعصب محقق طبقہ سے خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ دہلی کی خدمت میں کئی کتابچے ارسال کر چکے ہیں جن سے وہ بخوبی جماعت کے اس گرانقدر لٹریچر کے اثرات کا اندازہ بنفسِ نفیس کر سکتے ہیں۔ ان کتابچوں میں اس لٹریچر کے بارے میں اغیار کی بیش قیمت آراء کا ذخیرہ موجود ہے۔ ان آراء کو دیکھ کر وہ خود حضور کے لٹریچر کا مطالعہ کر کے معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ کس پایہ و درجہ کا لٹریچر ہے اور آیا وہ زمانہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے یا نہیں۔ اور آیا وہ اسلام کی عملی و علمی حیثیت کا عظیم الشان و بے نظیر نمایاں انقلاب انگیز شاہکار ہے یا نہیں۔ پس صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بس صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت اور آپؑ کا نمونہ و لٹریچر ہی دورِ جدید کے چیلنج کا حقیقی جواب ہے اور دوسرے مسلمان ہرگز اس چیلنج کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کے وعدوں و پیشگوئیوں کے مطابق عین ضرورت کے وقت اس کی طرف سے پوری تائید کے ساتھ دنیا کے سامنے جواب کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اس کی مثال چودہ سو سال میں امتِ محمدیہ میں نہیں ملتی۔

یہ جواب اپنی مثال آپ ہے۔ ہماری طرف سے مدیرانِ الجمعیۃ دہلی کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ امتِ محمدیہ میں کوئی ایک مثال اس کی پیش کر کے ہمارے دعوے کو باطل کر دکھائیں ورنہ یونہی بے معنی و بے مقصد و بے ثبوت باتیں بنانا ان کو زیب نہیں دیتا۔

اس وقت ہم اپنے مذکورہ چیلنج و پیش کردہ حقائق کے ثبوت میں بعض اغیار کی آراء پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ آراء تو بہت ہیں اور بہت سی پر مشتمل ہیں مگر ہم اس جگہ اختصار کے پیشِ نظر صرف بعض آراء پر اکتفا کریں گے۔

"آئینہ کمالاتِ اسلام" وہ کتاب ہے جسے دیکھ کر افغانستان کے بادشاہ کے پیر حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے حج پر جاتے ہوئے قادیان کا رخ کیا اور حاضر ہو کر حضورؑ کو قبول کر لیا۔ پھر واپس جا کر اپنی جان سنگساری کے لئے بخوشی پیش کر کے بے نظیر جانی قربانی پیش کر دی اور اپنی جائداد و خاندان کو احمدیت یعنی اسلام کے لئے فدا کر دیا۔ ان کی یہ قربانی اس کتاب کی یاد کو ہمیشہ تازہ کرتی رہے گی۔ یہ کوئی معمولی شہادت نہیں۔ ہم اس کتاب میں سے بطور نمونہ ایک ایسی مثال پیش کرتے ہیں جس میں حضرت اقدس نے مادی و روحانی اقدار میں ہم آہنگی کر کے دکھائی ہے۔ اور یہ مثال حضور کے علم لدنی کا ایک شاندار نمونہ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کے مدارج ستہ کے علاوہ روحانی پیدائش کے مدارج ستہ اور کلام اللہ کے مدارج ستہ بھی بیان فرمائے ہیں جن کی آپس میں مطابقت رکھی ہے مگر کوئی عبارت اس کے بیان کے لئے نہیں لائی گئی بلکہ اسے مخفی رکھا گیا ہے یہ باہم ہم آہنگی اور مطابقت اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر کھول دی اور آپؑ نے اسے آئینہ کمالاتِ اسلام میں بیان فرمایا ہے۔ آپؑ سے قبل یہ امر کسی مفسر یا فلاسفر اور حکیم کو نہیں سوجھا۔ بلکہ یہ بالکل اچھوتا مضمون ہے جس کا حوالہ ہم یہاں قارئین کرام کی اطلاع کے لئے درج کر دیتے ہیں۔ احباب اس کتاب کے ۲۰۷ کا حاشیہ در حاشیہ تا صفحہ ۲۰۹ حاشیہ در حاشیہ ملاحظہ فرماویں۔ ویسے ہم اس تمام کتاب کے مطالعہ کے لئے ان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ براہینِ احمدیہ کے مقابلہ کی دعوت پر مشتمل حضور کا انعامی چیلنج کا اعلان اور اس کی ہیبت ملاحظہ فرماویں۔ حضور لکھتے ہیں :-

"میں جو مصنف اس کتاب براہینِ احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع اربابِ مذہب اور ملت کے جو حقانیتِ فرقانِ مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجۃ شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقانِ مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے در بارہ حقیت فرقانِ مجید اور صدقِ رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر اپنی اس کتاب میں درج کی ہیں ثابت کر کے دکھلا دے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکیں تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر کُل پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولۃ الفریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفائے شرط جیسا کہ چاہئے تھا ظہور میں آگیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلے اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبضہ و دخل دے دوں گا"

(براہین احمدیہ حصہ اول ۱۲۹۷ ہجری)

مگر کوئی بھی کسی مذہب کا نمائندہ مقابلہ میں نہ نکلا اور نہ انعام حاصل کر سکا۔ یہ کتاب اس پایہ کی ہے کہ محققین نے اسے اس زمانہ میں اسلام کی مدافعت و جارحیت و حمایت کا شاندار شاہکار قرار دیا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس پر حسب ذیل ریویو شائع کیا:-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ ...... اس کا مصنف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے"

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ ۶ ۱۸۸۴ء)

اس بارہ میں مدیرانِ الجمعیۃ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ امتِ محمدیہ میں حضرت اقدسؑ کی طرح کوئی آج تک اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی نصرت کا بیڑا اٹھانے والا پیش کریں جس نے چیلنج دے کر سب مخالفین پر اس طرح فتح پائی ہو جس طرح حضرت اقدس نے پائی ہے اور اس کا ثبوت دیں مگر وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اس ریویو کو مخالفین نہ توڑ دیتے۔

(باقی)

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعودؑ

ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں لیکن افسوس کہ عدم گنجائش کی وجہ سے ان کی اشاعت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اجلاسوں میں برکت دے اور مزید خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔

ایڈیٹر

۱۔	جماعت احمدیہ	ہاری پاری گام	کشمیر
۲۔	"	سونگڑہ	میسور
۳۔	"	پنجہ پاڑا	اڑیسہ
۴۔	"	کانپور	یوپی
۵۔	"	ثرنت	کشمیر
۶۔	"	منگلور	میسور

قادیان کی مقدس بستی میں

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت و رُوح پرور جلسہ کا انعقاد

حضور صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف نمایندہ پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ جاوید اقبال اختر

قادیان ۔ ۱۶ ر شہادت (اپریل)

سرورِ دوجہاں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مراتبِ عالیہ اور مہتم بالشان منصب و مقام اور بے مثال سیرتِ مبارکہ کے بیان کے لئے لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ انتظام ایک جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سلسلہ کے علماء نے حضرت سرورِ کائنات کے حضور اپنے اپنے رنگ میں گلہائے عقیدت پیش کئے اور حضور صلعم کے اخلاقِ عالیہ بیان کئے۔ اور سامعین کے ایمانوں کو جِلا دی۔ قادیان کے مردوں عورتوں اور بچوں نے جلسہ سے پورا استفادہ کیا

کارروائی کا آغاز

اجلاس کی کارروائی صبح نو بجے محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی صدارت میں مسجد اقصیٰ میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مولوی نور الاسلام صاحب نے کی اور نظم مولوی مظفر احمد صاحب نے کلام محمود سے پڑھی

پہلی تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور آپ کا پیدا کردہ انقلاب" کے موضوع پر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور صلعم کی بعثت کے وقت خطۂ عرب اور دنیا کے دوسرے تمام ممالک کے لوگ نہایت اخلاقی پستی میں تھے اور ہر قسم کے گناہوں میں رات دن مصروف رہتے تھے آپؐ نے مبعوث ہو کر ان کی ایسی اصلاح فرمائی کہ انہیں باخدا انسان بنا دیا۔ اور اخلاقِ فاضلہ پر قائم کر دیا۔ اور ایک روحانی انقلاب آپؐ کے ذریعہ برپا ہوا۔

اس کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال واقعات کی روشنی میں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی مبارک زندگی میں بے شمار تکالیف و مصائب میں سے گزرنا پڑا لیکن آپؐ نے بے مثال صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا۔ فاضل مقرر نے اس سلسلہ میں متعدد واقعات بیان کر کے اپنی تقریر کو مکمل کیا

مکرم منشی محمد حسین صاحب درویش نے نظم پڑھی اور بعدہٗ ایک کمسن بچے عزیز محمود احمد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور اپنی کم عمری کے باوجود خوب پڑھا۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر نے بعنوان "آنحضرت صلعم کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے موضوع پر تقریر کی۔ آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل عورت کی کسمپرسی اور ناقدری کے حالات بیان کر کے بتایا کہ وہ عورت جو جانوروں سے زیادہ حقیر و ذلیل سمجھی جاتی تھی حضور صلعم نے اسے معاشرہ میں اس کا جائز اور باعزت مقام عطا فرمایا اور مردوں کے مطابق اُس کے حقوق متعین فرمائے۔ اسے بیٹی۔ بیوی اور ماں کی ساری حیثیتوں میں قابل عزت درجہ دیا۔ اور عورت کو اس قابل بنا دیا کہ وہ انسانی معاشرے میں مردوں کے دوش بدوش چلنے لگی۔

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضور کی دعاؤں کے آئینہ میں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے مختلف واقعات کی روشنی میں بیان کیا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی ساری زندگی شدائد و مصائب میں گزاری اور ہر موقع پر نہ صرف خود اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کیں بلکہ اپنی امت کو تلقین کی کہ ایک ہی دروازہ خدائے واحد کا ہے جہاں ہر قسم کی مشکلات کا حل ملتا ہے۔ آپؐ نے زندگی کے ہر موڑ پر دعاؤں کی شمعیں روشن فرما دیں اور اس طرح نہ صرف شرک کو دور فرمایا بلکہ خدا کے درِ قبول تک پہنچنے کے لئے رہنمائی فرمائی

اس کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا مشہور منظوم کلام "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" پڑھ کر سنایا۔

مولانا عبد الحنان صاحب عبقری نے (جو کلکتہ سے چند روز کے لئے زیارت قادیان کی غرض سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں) اپنے ضعف پیری کے باوجود کھڑے ہو کر نہایت مدلل اور عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے پہلے اپنے چند نعتیہ اشعار سنائے۔ اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ افضل الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاتم النبیین کے جو معنے کئے گئے ہیں وہی بہترین معنے ہیں۔ رسول پاک صلعم کی بے مثال عظمت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبقری صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں ایک ہی نبی ہوا ہے جس کی ذات کی قسم اللہ تعالیٰ نے کھائی ہے اور یہ قسم حضور کی عظمت کے لئے ایک لاجواب دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اُس زمانہ میں عرب کی وہ قوم جو ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا تھی اسے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا دینا ایک غیر معمولی بات تھی اور حق یہ ہے کہ یہ آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسی کا اعجاز تھا کہ ایک گناہ پیشہ قوم تمام گناہوں سے تائب ہو کر بارگاہِ الٰہی میں جھک گئی۔

مولانا عبقری صاحب نے مناسب موقع سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے نظیر عربی قصیدہ

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَ الْعِرْفَانِ

کے اثر و عظمت نشان کا ذکر کر کے بتایا کہ امتِ محمدیہ میں چودہ سو سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں جو کچھ کہا گیا وہ اپنے اپنے رنگ میں خوب ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ محمدؐ کی سب سے مؤثر مدح مرزا غلام احمد قادیانی نے کی۔ مولانا نے بتایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپؑ کو رسول پاکؐ سے جو عشق تھا اس کی مثال کہیں نہیں مل سکتی۔ اور آپ کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ واقعی عشقِ محمدؐ میں مست تھے

مولانا عبقری صاحب چونکہ پہلی مرتبہ قادیان تشریف لائے تھے اور وہ مقدس مقامات دیکھنا چاہتے تھے جہاں مسیح الزمان کی بعثت ہوئی اور جہاں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اعلائے کلمۃ اسلام کی مضبوط بنیادیں استوار ہوئیں، اس لئے مولانا نے اپنے تاثرات زیارت قادیان کے متعلق بھی بیان فرمائے۔ آپ نے کہا کہ مسیح پاک کی اس مقدس بستی میں آ کر اور یہاں کے مکین محلہ احمدیہ کو دیکھ کر اور ان سے مل کر میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ ان کا طرزِ بود و ماند۔ ہر طرف السلام علیکم کی آوازوں سے سلامتی کا تحفہ۔ پنجوقتہ نمازوں کا التزام۔ تہجد باجماعت کا انتظام وغیرہ۔ یہ سب مومنانہ شان کے شایان اخلاق و اعمال ایسے ہیں کہ روح کو تازگی عطا کرتے ہیں۔ اور یہ بالکل وہی ماحول ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مکہ اور مدینہ کی مقدس بستیوں میں تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان سب روحانی مناظر کا مجھ پر خاص اثر ہے۔ آپ کی یہ تقریر قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور تمام سامعین اس سے بہت محظوظ ہوئے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ میں سے چند اشعار ترنم سے سنائے

اس اجلاس کی آخری تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی۔ تقریر سے قبل آپ نے مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد ایم ڈی پورٹ لینڈ امریکہ کے نکاح کا اعلان فرمایا جو محترمہ صدیقۃ الدین صاحبہ بنت مکرم و محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد دکن کے ساتھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا تھا۔ مختصر سے خطبہ نکاح کے بعد آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے بعض پہلوؤں کو بہت پُرحکمت انداز میں بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے آپ ساری دنیا کے محسنِ حقیقی ہیں وہاں اپنے بے نظیر اسوۂ حسنہ کی وجہ سے آپ انسانیت کے لئے کامل اور قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ اور آپؐ ہی کے اسوۂ حسنہ پر چل کر اس دنیا میں امن اور اگلی دنیا میں نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

صدارتی تقریر

آخر میں صاحب صدر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ فرما کر ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بے مثل مقام بخش دیا اور دوسری طرف اُخروی نجات کو آپؐ کی محبت سے وابستہ کر دیا اور پھر اس نعمۃ زمین پر جس شخص نے آنحضرت صلعم کے ساتھ امتِ محمدیہ میں سب سے زیادہ محبت کی اسے آنحضرت صلعم کی غلامی، اور محبت کا انعام ظلی نبوت کے رنگ میں دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ جو شخص جس قدر آنحضرت صلعم کی محبت میں ہوگا اسی نسبت سے انعام کا مستحق کیا جائے گا۔ اور یہی تقاضا تھا محمدؐ (سب سے زیادہ تعریف کیا گیا) نام کا کہ دنیا میں ایک احمدؑ (سب سے زیادہ تعریف کرنے والا) بھی پیدا ہو۔

آپ نے فرمایا اس قسم کے مبارک جلسوں کا یہ تقاضا ہوتا ہے کہ جو کچھ سنا جائے اسے کانوں کی راہ سے دل میں اتارا جائے۔ اور اس پر عمل کیا جائے۔ اور اس کی باطنی صورت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کی جائے۔ اور دل کی گہرائی سے کی جائے اور ظاہری صورت یہ ہے کہ آپؐ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی توفیق بخشے۔

اختتامی دعا کے بعد یہ بابرکت تقریباً بارہ بجے ختم ہوئی۔

مجلس مشاورت کی روداد — بقیہ صفحہ اوّل

بقیہ صفحہ اوّل

اس تجویز میں یہ کہا گیا تھا کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں روزنامہ الفضل کم از کم ایک یا دو صفحات پر مشتمل ضرور شائع ہوا کرے۔ تاکہ اس میں جلسہ سالانہ کی کارروائی مختصراً درج ہو سکے۔ اور جو احباب کسی وجہ سے جلسہ میں نہ آ سکے ہوں وہ اس کی روداد سے آگاہ ہوتے رہیں۔ حضور نے تجویز ہذا کے متعلق بھی فرمایا کہ انہیں سب کمیٹیوں میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد حضور کی زیر ہدایت مندرجہ ذیل تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لایا گیا:-

(۱) سب کمیٹی نظارت اصلاح و ارشاد و نظارت تعلیم (کل نمبر ۲۱) حضور نے اس سب کمیٹی کے صدر مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا کو اور سیکرٹری مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی برائے میزانیہ صدر انجمن احمدیہ (کل نمبر ۲۵) حضور نے مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی کو اس کا صدر اور مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی برائے میزانیہ تحریک جدید و وقف جدید (کل نمبر ۲۹) اس کے صدر حضور نے مکرم نواب سیف اللہ صاحب سرگودھا کو اور سیکرٹری مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کو مقرر فرمایا۔

مشورہ پیش کرنے کے متعلق اہم اور قیمتی نصائح

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کے ارشاد شاوِرْهُم کی روشنی میں اپنی رائے اور مشورہ پیش کرنے کے سلسلہ میں نمائندگان کو اور احباب جماعت کو بعض نہایت اہم اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا خدا کے فضل سے ہماری اس مجلس کا ماحول بہت بے تکلف اور دیانت دارانہ ہوتا ہے۔ نمائندگان کو چاہیئے کہ جماعت کی بہتری اور ترقی کے لئے جو بھی مشورہ دینا چاہیں اُسے ضرور پیش کریں۔ اور بغیر کسی جھجک کے پیش کریں۔ حضور نے فرمایا مشورے کی دو شکلیں ہیں۔ ایک مشورہ تو وہ ہے جو سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ سال بھر ہی ہوتا رہنا ضروری ہے جس کسی دوست کے ذہن میں جماعت کی بہتری کیلئے کوئی تجویز آئے یا کسی ضروری اطلاع کا اُسے علم ہو تو اُسے ضرور خلیفۂ وقت تک پہنچا دینا چاہیئے تاکہ اس کے مختلف پہلو ہمارے سامنے آجائیں اور فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ گو یہ ضروری نہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ ہر مشورہ قبول کر لیا جائے۔ لیکن اگر کوئی مشورہ منظور نہ بھی کیا جائے تو بھی مشورہ دینے والے کو اس کا ثواب ضرور مل جاتا ہے۔ مشورہ کی دوسری شکل یہ ہے کہ شوریٰ میں جماعتوں کے جو نمائندے شامل ہوتے ہیں انہیں بھی چاہیئے کہ اگر ان کے نزدیک کوئی ضروری مشورہ یا رائے ہو تو اسے ضرور پیش کریں۔ مشورہ دینا بہت ضروری ہے۔ خواہ اُسے قبول کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ احتیاط بھی بہت ضروری ہے کہ بات منتقد طور پر کی جائے اور اسے ان مشورہ تک محدود رکھا جائے جو اس وقت زیر بحث ہو تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ حضور کی ان قیمتی نصائح کے بعد سب کمیٹیوں کے صدر اور سیکرٹری صاحبان کی طرف سے اپنے اپنے اجلاس کے وقت اور مقام کا اعلان کیا گیا۔ جس کے بعد پونے چھ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اور حضور واپس تشریف لے گئے۔

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۳۱ / امان کی شب کو صدر انجمن احمدیہ نے نمائندگانِ کرام کے اعزاز میں ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہِ شفقت شرکت فرمائی۔ اس کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات

شوریٰ کا اختتامی اجلاس یکم شہادت کی صبح کو آٹھ بجے شروع ہوا اور کم و بیش پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں مختلف تجاویز پر غور کے درمیان خصوصی طور پر حضور نے نہایت اہم اور روح پرور ارشادات سے اپنے خدام کو نوازا، ان کی راہنمائی فرمائی اور انہیں ان کے ان نہایت اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی جو غلبہ اسلام کی عظیم مہم کے سلسلے میں ان پر عاید ہوتے ہیں۔

ایک ضروری تحریک

اس سے قبل ۳۱ / امان کے اجلاسِ اوّل میں حضور نے سائیکل چلانے کو ایک بہت مفید ورزش قرار دیتے ہوئے جماعتوں کو یہ تحریک فرمائی کہ وہ جماعتوں میں اس ورزش کو رائج کرنے کی کوشش کریں۔ ہر جگہ تین تین احمدیوں پر مشتمل سائیکل سوار وفود کی تشکیل کریں جو ارد گرد کے دیہات کا دورہ کر کے لوگوں سے ملیں اور جائزہ لیں کہ وہاں کس نوعیت کے خدمتِ خلق کے کام کی ضرورت ہے۔ وہ جس گاؤں میں بھی جائیں تین تین دکانداروں کے پتے نوٹ کر کے ہمیں بھجوائیں۔ حضور نے فرمایا جو ضلع اس مہم میں اوّل آئے گا اُسے ہم ایک ہزار روپیہ بطور انعام دیں گے۔

دیگر اہم ارشادات

یکم شہادت کا اختتامی اجلاس تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوا بعد ازاں حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ کارروائی کے آغاز میں حضور نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ بعض جماعتوں کے نمائندگان شوریٰ میں شامل نہیں ہوتے حالانکہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کا یہ تقاضا ہے کہ زیادہ سے زیادہ جماعتوں کے نمائندگان اس میں شامل ہوں حضور نے فرمایا جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ غیر حاضر نمائندگان سے جواب طلب کریں۔ اور ان پر مجلس شوریٰ کی اہمیت واضح کریں۔ حضور نے فرمایا جماعتوں کو ایسے متبادل اصحاب کا بھی انتظام کرنا چاہیئے۔ جو بطور زائر مشاورت کے موقع پر آ سکیں۔ تا منتخب نمائندوں میں سے کسی کے نہ آنے کی صورت میں انہیں نمائندگی کا حق دیا جا سکے۔ حضور نے فرمایا اگر کسی جماعت میں ایسے صاحب الرائے دوست موجود ہوں جو مشورہ دینے کے لئے معذور ہوں تو ایسے دوستوں کے متعلق مجھے مشاورت سے تین ماہ قبل اطلاع مل جانی چاہیئے۔ تاکہ اگر وہ منتخب نہ ہو سکیں تو بعد مشورہ اگر مناسب سمجھا جائے تو انہیں مشاورت کا نمائندہ نامزد کیا جا سکے۔

حضور نے ایجنڈے کی تجویز ۱ پر اظہار خیال فرماتے ہوئے بتایا کہ آئندہ جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی روزنامہ الفضل شائع ہوا کرے گا خواہ وہ ایک یا دو صفحات پر ہی مشتمل ہو۔ بیرونی ممالک کے احمدیوں کیلئے تحریک جدید کی طرف سے بطور بلیٹن جلسہ کی روداد روزانہ بھجوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

حضور نے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مختلف تحریکات اور تنظیموں کے ذریعہ ہماری جماعت غلبۂ اسلام کے لئے جو مالی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اس کی کوئی اور نظیر موجودہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ بحیثیت مجموعی اگر دیکھا جائے تو یہ مالی قربانی سال میں دو کروڑ ۲۸ لاکھ روپے تک جا پہنچی ہے الحمد للہ۔ حالانکہ ہمارے سامنے کی یہ بات ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریک جدید کا آغاز ساڑھے ستائیس ہزار روپے کی تحریک سے فرمایا اور اسے اس وقت بڑی بھاری قربانی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ قربانی کروڑوں روپے تک جا پہنچی ہے اور جماعت اسے بشاشت کے ساتھ ادا کر رہی ہے۔

شعبہ رشتہ ناطہ سے متعلق جماعت ملتان کی ایک تجویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ لڑکیوں کی شادی بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد جلد ہو جانی چاہیئے۔ لڑکیوں کو ملازم کرا کے ان کی کمائی کھانے کی خاطر ان کے رشتے نہ کرنے کا رجحان سخت قابلِ مذمت ہے۔ اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کی پابندی لگانا بھی بہت معیوب ہے۔ اصل دیکھنے والی بات تو اخلاق نیکی کفو اور طبیعتوں کی مناسبت ہوتی ہے نہ کہ جہیز یا مال و دولت۔ یہ سارے نقائص تربیت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور ایک احمدی کے ہرگز شایانِ شان نہیں ہیں جو شاہراہ غلبۂ اسلام پر گامزن ہے۔

مخلوط تعلیم کے رجحان کو روکنے کے سلسلہ میں ایک تجویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھوتے رنگ میں پردہ اور بعض دوسرے اسلامی احکام کی اہمیت و حکمت پر روشنی ڈالی اور بے پردگی اور مغربیت کی تقلید کرنے کے غیر اسلامی رجحانات کی مضرت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ عورتوں کے فرائض اور ذمہ داریوں میں حارج ہوئے بغیر اُن سے اسلامی احکام کی پابندی کرائیں۔ جہاں ضروری ہوگا ہم انہیں اعلیٰ تعلیم بھی دلائیں گے۔ تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔ لیکن یہ بھی ضروری ہوگا کہ وہ پردہ اور عفت و حیا کے اسلامی احکام پر پوری طرح عامل ہوں۔ حضور نے دنیا کے مختلف حصوں اور اقوام میں جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ پیش آمدہ تعلیمی اور تمدنی مشکلات اور بعض استثنائی حالات کا ذکر کرتے ہوئے مخلوط تعلیم کی ایک جامع تعریف وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ تاکہ پھر موثر رنگ میں ہم بے پردگی اور مخلوط تعلیم کے غیر اسلامی رجحان کی روک تھام کر سکیں۔ اور صحیح اسلامی اقدار کو پوری طرح قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے جسے بہر حال ہمیں نے حل کرنا ہے۔ اس سلسلے میں حضور نے متعدد سب کمیٹیاں قائم کرنے کے ارادہ کا اظہار فرمایا تاکہ وہ ان امور پر پوری طرح غور و فکر کر کے مناسب سفارشات شوریٰ میں پیش کر سکیں۔

دُعا

اس اجلاس کا اختتام پُر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔ اجتماعی دعا شروع کرنے سے پہلے حضور نے بلند آواز سے دعائیہ فقرات دُہراتے ہوئے فرمایا کہ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نمائندگان کو اور زائرین اور مہمانوں کو اپنی ان تمام نعمتوں کا وارث بنائے جو نیک نیتی کے ساتھ مشورہ دینے اور سننے والوں کے لئے اس کے حضور مقدر ہیں۔ آپ نے سلسلۂ احمدیہ سے جس محبت کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جزا کے طور پر اپنی رحمتوں کی بارش آپ پر نازل کرے۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کے دلوں کو اتنا مضبوط اور قوی کرے کہ وہ سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریں اور اسی کی محبت کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب روحانی فرزند کی اس پیاری جماعت کو ہمیشہ ہی بنی نوعِ انسان کی بے لوث خدمت کرنے اور خدا کا پیار حاصل کرنے اور خدا کا پیار حاصل کر کے دوسرے لوگوں کے قلوب کو جیتنے کی توفیق دے۔ خدا کرے تمام بنی نوعِ انسان کو یہ توفیق دے کہ وہ آسمانی انوار کو حاصل کر لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بن جائیں۔ حضور نے فرمایا اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر میری طرف سے سب احباب جماعت کو السلام علیکم کہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

◎

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ مئی ۷۳ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرمادیں تاکہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی اور استفادہ سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین۔ مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۴۲۲	مکرم غلام حسین صاحب قادیان	۱۵۹۸	مکرم سید منظور احمد صاحب
۱۰۰۸	" بابو عبد الرزاق صاحب گونڈا	۱۶۱۹	مکرم شیخ محمود احمد صاحب شموگہ
۱۰۲۲	" حافظ لیسین صاحب	۱۶۷۰	" اے۔ ایچ کمال احمد صاحب
۱۰۷۹	" مرزا اطہر بیگ صاحب کامٹا	۱۶۸۱	" خواجہ عبد العزیز صاحب سرینگر
۱۱۰۲	" مہر الدین صاحب سکندرآباد	۱۶۸۲	" منظر الاسلام صاحب بنارس
۱۱۲۱	" محمد شرف الدین صاحب	۱۸۴۴	" سید مسعود احمد صاحب کلکتہ
۱۲۴۰	" حسن چاند صاحب بیلگام	۱۸۴۷	" شیخ کریم احمدی صاحب
۱۲۹۹	" سید فضل الرحمٰن صاحب	۱۸۶۷	" ایس۔ ایچ احمد صاحب۔
۱۳۷۲	" محمد بشیر خان صاحب	۲۰۲۲	مکرمہ زینت النساء صاحبہ
۱۴۲۱	" محمد احمد صاحب سولیجہ کانپور	۲۱۰۹	مکرم چوہدری علی قاسم صاحب
۱۴۲۵	" نثار احمد صاحب بلہر (بہار)	۲۱۱۰	مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ
۱۴۴۷	" سید غوث صاحب حیدرآباد	۲۱۱۱	مکرم عبد المالک صاحب شاکر۔
۱۴۶۴	" ہدایت اللہ خان صاحب	۲۱۱۴	" منور علی صاحب احمد نگر
۱۴۶۸	" شمیم الہدیٰ صاحب	۲۱۱۵	" بی۔ محمد اسحٰق صاحب
۱۵۲۶	" محمد فہیم صاحب اٹارسی۔	۲۲۰۵	" ایم۔ اے لطیف صاحب
۱۵۳۹	" عین العارفین صاحب		

شکریہ اور درخواستِ دعا

مورخہ ۲۴-۲۵ مارچ ۷۳ء کو مرکرہ میں احمدیہ صوبائی کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس سے قبل ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا جو کئی دن جاری رہا۔ اس موقعہ پر ایک ہندو دوست شری گنیش صاحب نے اپنی ایک بہت بڑی عمارت جس کا روزانہ کا کرایہ ساڑھے تین صد روپے ہوتا ہے، دس دن کے لئے جماعت کو مفت دے دی۔ اسی عمارت میں کانفرنس سے قبل کی نمائش، مبلغین کرام اور مہمانانِ کرام کے قیام اور کھانے کے لئے ایک بڑے ہال میں انتظام تھا۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

بعض مخالف عناصر نے انہی دنوں میں اس عمارت کو محض اس لئے کرایہ پر لینے کی کوشش کی کہ جماعت احمدیہ اسے استعمال نہ کر سکے۔ مگر مالکِ مکان نے اس سے انکار کر دیا۔ شری گنیش صاحب نے کانفرنس کے بعد اپنے ایک بیٹے کے لئے جو کچھ عرصہ سے دماغی عارضہ سے بیمار ہے صحت کے لئے دُعا کی درخواست احبابِ جماعت سے کی۔

مَیں شری گنیش صاحب کے بچے کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مریض کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ مریض کی شفایابی کو خدا تعالیٰ احمدیت کی صداقت کا نشان بنائے۔ احبابِ جماعت خصوصیت سے دعا فرمائیں

خاکسار: مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ پونچھ مطلع رہیں!!

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پونچھ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ کو وادیٔ کشمیر سے تبدیل کرکے علاقہ پونچھ میں بطور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اُن کا ہیڈ کوارٹر پونچھ میں ہوگا اور مندرجہ ذیل جماعتیں ان کے حلقہ میں ہوں گی جن کا وہ گاہے گاہے دورہ کرکے تبلیغ و تربیت کے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ و عہدیداران سے توقع ہے کہ ان سے پُورا تعاون کریں گے انشاء اللہ۔

چارکوٹ۔ کالابن کوٹلی۔ لوہارکا۔ بڈھانوں۔ گورسائی۔ سلواہ۔ منکوٹ۔ پٹھانہ تیر۔ شیندرہ نونا بانڈی۔ درہ دلیاں۔ ہموساں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دُعائے مغفرت

میرے برادرِ نسبتی مکرم عبد المجید صاحب آف بنارس کینٹ ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر ۷ راپریل ۱۹۷۳ء کو مشن ہسپتال بریلی میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی تدفین شاہجہانپور میں ہوئی۔ مرحوم مخلص احمدی اور ہونہار نوجوان تھے۔ قریباً پونے دو سال قبل ان کی شادی مکرم قریشی محمد عقیل صاحب آف شاہجہانپور کی دختر سے ہوئی تھی۔ چند ماہ کا پسر یادگار چھوڑا ہے۔ یہ سانحہ جملہ اقرباء کے لئے بڑا ہی صبر آزما ہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرماویں۔ نیز اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

خاکسار: سید عبد المنصور (قادیان)

حصّۂ آمد کے موصیان

سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں: حصّۂ آمد کے موصیان کی بجٹ سال رواں ۱۹۷۲-۷۳ء (از یکم مئی ۷۲ء تا ۳۰ اپریل ۷۳ء) کی سالانہ آمدن معلوم کرنے کے لئے "فارم اصل آمد" یکم اپریل کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مہربانی کرکے سیکرٹریانِ مال یہ فارم موصیان سے جلد از جلد پُر کرا کے سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کو واپس ارسال فرمائیں تاکہ موصیان کے سالانہ حسابات تیار کرکے بقایا و فاضلہ وغیرہ کی پوزیشن سے انہیں مطلع کیا جا سکے۔ سیکرٹریانِ مال کے تعاون کا ممنون ہوں گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

گروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

23-1652 / 23-5222 { فون نمبرز } { "AUTOCENTRE" تار کا پتہ